Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ

سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن

65 کینیڈین ڈالر

یا 40 یورو

4 ذیقعدہ 1431 ہجری۔ 14 اخاء 1389 ہش۔ 14 اکتوبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

.................﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾.................

۞...... ’’قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں اور اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے تھے۔

نیکی جو صرف دکھانے کی غرض سے کی جاتی ہے وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے ساتھ دوسروں کا وجود بالکل ہیچ جاننا چاہئے۔ دوسروں کے وجود کو ایک مردہ کیڑا کی طرح خیال کرنا چاہئے کیونکہ وہ کچھ کسی کا بگاڑ نہیں سکتے اور نہ سنوار سکتے ہیں۔ نیکی کو نیک لوگ اگر ہزار پردوں کے اندر بھی کریں تو خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ اسے ظاہر کردے گا اور اسی طرح بدی کا حال ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ اگر کوئی عابد زاہد خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور اس صدق اور جوش کا جو اس کے دل میں ہے انتہا کے نقطہ تک اظہار کر رہا ہو اور اتفاقاً کنڈی لگانا بھول گیا ہو تو کوئی اجنبی باہر سے آکر اس کا دروازہ کھول دے تو اس کی حالت بالکل وہی ہوتی ہے جو ایک زانی کی عین زنا کے وقت پکڑا جانے سے۔ کیونکہ اصل غرض تو دونوں کی ایک ہی ہے یعنی اخفائے راز۔ اگرچہ رنگ الگ الگ ہیں۔ ایک نیکی کو اور دوسرا بدی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ غرض خدا کے بندوں کی حالت تو اس نقطہ تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ نیک بھی چاہتے ہیں کہ ہماری نیکی پوشیدہ رہے اور بد بھی اپنی بدی کو پوشیدہ رکھنے کی دعا کرتا ہے مگر اس امر میں دونوں نیک وبد کی دعا قبول نہیں ہوتی‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 186)

۞...... ’’اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

۞...... ’’دُعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دُعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 182)

۞...... ’’حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے...... جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے...... اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 397۔ جدید ایڈیشن)

۞...... ’’سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591۔ جدید ایڈیشن)

۞...... ’’سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دُعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے۔ دُعا میں بڑی قوتیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ مَیں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا مَیں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی راہ ہے جس کو خشک مُلّا اور خُشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ ان کو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دُعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 36)

☆☆☆☆☆☆☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس للّٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سالانہ ملکی اجتماعات اور ہماری ذمہ داریاں

ان شاء اللہ چند دن تک قادیان میں ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے ملکی سالانہ اجتماعات شروع ہونے والے ہیں جن میں شرکت کے لئے متعلقہ تنظیموں کے افراد تیاری کر رہے ہوں گے اور دور دراز علاقوں کے رہنے والے عنقریب ہی سفر بھی اختیار کرلیں گے۔ تا کہ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس دینی اور روحانی اجتماع میں شرکت کرسکیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت دور اندیشی سے جہاں افراد جماعت کی مقامی تنظیمیں قائم فرمائیں وہاں ذیلی تنظیموں کا بھی قیام فرمایا تا کہ جماعت کے ہر طبقہ کے افراد اپنے دائرہ کار میں آزادی کے ساتھ کام کرسکیں۔ اور ان کی صلاحیتیں اپنے اپنے لحاظ سے مزید نکھر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے ان ذیلی تنظیموں کا دستور اساسی بھی قائم فرمایا جس کے تحت ہر سال لائحہ عمل تجویز کر کے اس پر عملی جامہ پہنایا جائے۔ تا کہ افراد جماعت جامع اور مستقل لائحہ عمل نہ ہونے کی صورت میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو ضائع نہ کردیں بلکہ مقررہ پروگرام کے مطابق سارا سال دینی، تعلیمی، تربیتی، تبلیغی اور خدمت خلق کے کام کرسکیں۔ لہذا حضورؓ نے الٰہی تحریک کے مطابق ان تنظیموں کا قیام کر کے ان کے لئے مستقل لائحہ عمل تجویز فرمایا اور اس کے لئے تفصیلی ہدایات بھی دیں۔ چنانچہ اس کے مطابق جہاں یہ تنظیمیں سارا سال مسابقت کی روح سے اس پر عمل کرتی ہیں۔ سال میں اجتماع منعقد کر کے اپنا جائزہ بھی لیتی ہیں۔

اجتماع کی منظوری ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح عنایت فرماتے ہیں۔ ان اجتماعات میں شامل ہونے والے دینی علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیتے ہیں۔ اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے افراد کو انعامات دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دوران سال بہترین کارکردگی کے لحاظ سے پوزیشن حاصل کرنے والی مجلس بھی اعزازی ٹرافی اور اعلیٰ کارکردگی کرنے والی مجالس انعام خصوصی حاصل کرتی ہیں۔

گذشتہ چند سال سے اول آنے والی مجلس کو علم انعامی اور پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو انعام خصوصی کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مبارک دستخط کے ساتھ سند امتیاز بھی دی جاتی ہے۔ یہ اعزاز حاصل کرنا مجلس کی انتہائی خوش قسمتی اور برکت کا باعث ہے۔

ہمارے اجتماعات کوئی دنیاوی میلا یا ریلی نہیں ہوتے ہیں بلکہ خالص دینی ماحول میں اس مقصد کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ ذیلی تنظیموں کے افراد میں جمود کی سی کیفیت طاری نہ ہوجائے بلکہ خاص طور پر جائزہ لیا جائے جہاں کمیاں رہ گئی ہیں ان کو دور کیا جائے اور آئندہ کے لئے مستقل پروگرام بنا کر اس پر عمل کیا جائے اور جو سست ہو چکے ہیں انہیں بھی ہوشیار کیا جائے تا کہ وہ بھی غلبہ اسلام کی راہ میں لگائی جانے والی دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ اور دینی، اخلاقی اور روحانی ہر لحاظ سے ترقی کریں۔ اس کے لئے ہر تنظیم کی مجلس شورہ منعقد ہوتی ہے۔ اور اس میں ان سب امور پر غور کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں تنظیموں کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف مقامات پر اپنے خطابات اور اجتماعات میں راہنمائی فرمائی ہے اور آپ کے بعد خلفاء کرام مسلسل راہنمائی فرما رہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یو کے، کے موقعہ پر بھی بعض امور کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان اجتماعات کے مقاصد بھی بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دونوں تنظیمیں بڑی اہم ہیں اور جماعتی ترقی اور تعلیم و تربیت اور اگلی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے ۴۰ سال سے اُوپر کے مرد اور عورتیں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر اپنی ذمہ داری کو ہماری عورتیں اور مرد حقیقی رنگ میں محسوس کرلیں اور ان پر بھر پور طور پر توجہ دیں اور ادا کرنے کی کوشش کریں تو اگلی نسل کے جماعت کے ساتھ جڑے رہنے اور اخلاص و وفا میں بڑھتے رہنے کی ضمانت مل سکتی ہے۔

نیز فرمایا: اس سلسلہ میں سب سے اہم بات ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں۔ انصار اللہ کی عمر ۴۰ سال سے شروع ہوتی ہے۔ اس عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہوجاتی ہے اس عمر میں آخرت کی فکر بھی ہونی چاہئے۔ ایک احمدی نے اپنے عہد بیعت میں اقرار کیا ہوا ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرنی اور اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں۔ اس لئے اسے عمومی طور پر اور اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے شرائط بیعت کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد فرمایا: یہ باتیں انسان کے تقویٰ کا باعث ہیں اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔...... اللہ سے محبت، ایمان میں ترقی اور تقویٰ میں ترقی کا باعث بنتی ہے۔ ہمارے انصار اور لجنہ کی ذمہ داری ہے کہ تقویٰ میں ترقی کر کے آئندہ نسل کیلئے وہ پاک نمونہ قائم کرنے والے بن جائیں جو ہماری نسلوں کی روحانی ترقی کی ضمانت بن جائے۔ عورت اور مرد ہر ایک پر اپنے دائرے میں بعض فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جن کا پورا کرنا دونوں کا فرض ہے۔ اس کے لئے لائحہ عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی صورت میں ہمارے سامنے رکھ دیا ہے، اس پر غور اور عمل ہونا چاہئے۔...... انصار اللہ کو اپنے جائزے لیتے ہوئے اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کا ادا کرنا اُن پر فرض ہے۔ انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہر شخص اس بات کی پابندی کرے کہ میں نے قرآن کریم کی تلاوت ہر صورت میں روزانہ کرنی ہے۔ اسی طرح خواتین کا اور جماعت کے ہر فرد خاص طور پر جنہوں نے اگلی نسل سنبھالنی ہے، کا فرض ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں۔...... شرائط بیعت پر عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ایک احمدی کا کم از کم معیار ہے اور انصار اللہ اور لجنہ کو ان باتوں کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور نے فرمایا: ماؤں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر مردوں اور عورتوں میں اس سلسلہ میں ایک کوشش اور دوڑ ہو تو اگلی نسلیں خدا کے قریب ہوتی چلی جائیں گی اور جو بھی عورت اور مرد نیکیوں میں قدم مارنے والا ہوگا، خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن کر اپنی دنیاوی عاقبت سنوار لے گا اور اپنی نسلوں کی حفاظت اور تقویٰ پر چلنے کے سامان کرلے گا اور جو اپنے فرض کو ادا نہ کرے گا اپنے عہد کی وجہ سے پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق دے۔ اس زمانہ کے امام کے ساتھ سچا اور اخلاص و وفا کا تعلق ہو اور ہم آپؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ان بابرکت دنوں میں ان ہدایات کی طرف دھیان دیتے ہوئے اپنے اجتماعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور ان تنظیموں کے قیام کی غرض اور مقصد کو پورا کرسکیں۔

.... (قریشی محمد فضل اللہ)

بھارت اُونچا رہے ہمارا......!!

ان دنوں دہلی میں ۱۹ ویں کامن ویلتھ گیمیں منعقد ہو رہی ہیں جو ۱۴/اکتوبر کو ختم ہوں گی۔ اس سلسلہ میں خصوصی تقریب کا افتتاح ۳/اکتوبر کو جواہر لال نہرو سٹیڈیم میں شام سات بجے رنگارنگ پروگراموں کے بیچ بھارت کی صدر محترمہ پرتبھا پاٹل اور برطانیہ کے پرنس چارلس نے مشترکہ طور پر کیا۔ کامن ویلتھ کی تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ دو لوگوں نے اس کی شروعات کی۔ ۶۰ ہزار سے زائد ناظرین سے کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم میں چاروں طرف امنگوں کا ماحول دکھائی دے رہا تھا پورے شہر خاص طور پر سٹیڈیم کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا اس موقعہ پر ملکی، غیر ملکی سرکردہ شخصیات بھی موجود تھیں۔ سٹیڈیم اور اس کے اطراف میں سکیورٹی کا ہر طرح سے زبردست انتظام کیا گیا ہے۔

بھارت میں پہلی بار کامن ویلتھ گیمیں ہو رہی ہیں جبکہ ایشیاء میں دوسری بار ہو رہی ہیں۔ کھیلوں کی نشریات کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں اور اس مرتبہ پہلی بار امریکہ میں لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھا جاسکے گا۔ یہ کھیلیں ۱۱ سٹیڈیم میں ہو رہی ہیں۔ اور ۱۷ قسم کے کھیل ہو رہے ہیں جبکہ ۷۱ ملکوں سے مہمان اس موقعہ پر تشریف لائے ہیں جن کے کھانے اور رہائش کا بہترین انتظام کیا گیا ہے۔ ان گیمز کیلئے کی جانے والی تیاریوں میں ہر ممکن سہولت کو مدنظر رکھا گیا ہے مختلف ملکوں سے آنے والے کھلاڑی اور شائقین بھارتیوں کی طرف سے ملے پیار و محبت اور احترام اور مہمان نوازی سے بہت متاثر اور خوش ہیں بین الاقوامی میڈیا نے بھی بھارت کی تیاریوں کی بہت تعریف کی ہے جس سے بھارت کا سر فخر سے بلند ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کھیلوں کی تیاریوں میں ہوئی تاخیر، کروڑوں روپے کے اناپ شناپ خرچوں، راستوں کی خرابی اور دیگر کئی معاملات نے اچھا عکس پیدا نہیں کیا۔

ہر کھلاڑی کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے اور اپنے ملک کے اعزاز میں اضافہ کرنے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ میڈل جیتے۔ بھارتی کھلاڑیوں میں ایسے میڈل جیتنے کا بہت جوش پایا جاتا ہے اور جب کوئی کھلاڑی میڈل جیتتا ہے تو ہر محبّ وطن خوش ہوتا ہے گویا کھلاڑی نے نہیں بلکہ ہر بھارت واسی نے میڈل جیت لیا ہو۔ بھارت نے کھیلوں کے ساتویں دن ۲۸ گولڈ ۱۸ سلور اور ۲۱ کانسے کے میڈل جیتے ہیں ان میڈلوں کے جیتنے میں ہر کھلاڑی نے ہی ہمت، جوش، جذبہ اور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھیلوں کے اصولوں کی پابندی اور ججز کے فیصلہ کا احترام کیا ہے۔ جس سے ہمارے ملک کی شان بڑھی ہے۔ اس لئے سب جیتنے والے کھلاڑیوں اور اہل وطن کو بہت بہت مبارک باد!

ان کھیلوں میں ہوئی حصولیابیوں سے جہاں ہمارے دیش کا وقار بڑھا ہے وہاں ان کمیوں کی طرف توجہ دینے اور انہیں دور کرنے کی بھی ضرورت ہے جو سامنے آئی ہیں تا کہ آئندہ ہونے والی کھیلوں میں پہلے سے بھی زیادہ شاندار مظاہرہ کیا جاسکے۔ ہونے والی کمیوں اور لاپرواہیوں سے بچا جاسکے اور ملک کا وقار مزید بڑھے۔

ہماری تو دعا یہ ہے کہ ان کھیلوں کے نتیجہ میں جہاں ہمارا ملک پہلے سے بہت ترقی کرے وہاں دوسرے ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات مزید بہتر اور مضبوط ہوں۔

آخر پر ہم یہ بات ضرور کہیں گے کہ ہمارا بھارت رشیوں، منیوں، پیغمبروں کا دیش ہے یہاں ہر مذہب کا احترام کیا جاتا ہے۔ ہر باشندے کو مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے۔ لیکن اکثریت اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بہت دور جاچکی ہے۔ جماعت احمدیہ قرآنی تعلیم کے مطابق خدا کی طرف سے آنے والے ہر مامور کو صدق دل سے مانتی ہے۔ اس زمانہ کے فرستادے اور مامور جس کو خدا نے سب کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے کو مان کر ہی ہم دینی و دنیوی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ خدا کرے ہمارا ملک دینی و دنیوی ہر لحاظ سے ترقی کرے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے کے لئے، دعاؤں کی قبولیت سے حصہ لینے کے لئے اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اب اور کوئی راستہ نہیں ہے، مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ جس کے راستے ہمیں قرآن کریم پڑھنے سے ہی ملیں گے۔ اور جس کے نمونے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس پاک رسول ﷺ کے اُسوہ میں ہی ملیں گے۔

آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے حوالہ سے آپ کی عبادات اور احکامات الٰہیہ کی پاسداری کے پاک نمونوں کی روشنی میں احباب کو نصائح۔

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی دعاؤں، عبادتوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کریں جس کا تسلسل کبھی ختم نہ ہو۔ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کی دعا کرے۔

پاکستان اور پاکستان کے احمدیوں کے بارہ میں خاص طور پر دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ دشمن کے تمام منصوبے خاک میں ملائے۔ جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اپنی خارق عادت قدرت کا جلوہ دکھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو شَرُّ النَّاس ہیں ان کا خاتمہ فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 13 ؍اگست 2010ء بمطابق 13 ؍ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ :187)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مبنی یہ آیت روزوں کے حکم اور ان کی تفصیلات کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا عبد بننا اور دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ دیکھنا یہ ایک مجاہدہ کو چاہتا ہے۔ اور رمضان کے روزے بھی ایک مجاہدہ ہیں جو اس کا ادراک حاصل کرتے ہوئے ایک مومن کو رکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھتے ہوئے رکھنے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں نہ کہ صرف فاقہ۔ اور یہ کہ اس کے لوازمات کیا ہیں؟ ان کا بھی پوری طرح علم ہونا چاہئے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا روزے ایک مجاہدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کو نہ کسی کے فاقہ زدہ رہنے سے غرض ہے نہ ظاہری عبادتوں سے غرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جیسا کہ ہم نے دیکھا پکارنے والی کی پکار کا جواب دینے کو مشروط کیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ جو بھی مجھے پکارے، مَیں فوراً اس کا جواب دینے کے لئے بیٹھا ہوں۔ مَیں جواب دوں گا چاہے جیسا بھی اس کا عمل ہو، جیسی بھی اس کی حالت ہو۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ۔ پس اگر یہ میرے بندے دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہیں تو پہلے اُن کا فرض ہے کہ میری بات کو سن کر اس پر لبیک کہیں اور دوسری بات یہ کہ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ مجھ پر ایمان لائیں

۔ یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ پر ایمان لائیں۔ اپنے ایمان کو پختہ کریں اپنے ایمان میں ترقی پیدا کریں۔ کیونکہ ایمان صرف ایک دفعہ کا خالی خولی اقرار نہیں ہے بلکہ اس میں ترقی کی طرف قدم بڑھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے۔ اور جب ایسی حالت ہوگی تبھی کوئی شخص ہدایت پانے والا بھی کہلائے گا اور وہ مقام بھی حاصل ہوگا جو ایک حقیقی مومن کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا ہے کہ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی نیکی اور ہدایت کی طرف قدم بڑھتے چلے جائیں اور ہدایت میں کاملیت کی تلاش رہے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ باتیں جن پر لبیک کہنا ہے اور جن سے خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں بڑھنا ہے ان کا پتہ کہاں سے ملے گا؟ اس کا پتہ دینے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم دی ہے جو تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع میں فرما دیا کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت :3) یہی کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ ہدایت کے متلاشی ہیں، جو لوگ خدا تعالیٰ پر اپنا ایمان مضبوط کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ نیکیوں کی انتہا کو چھونا چاہتے ہیں، جو لوگ ان دعاؤں کی قبولیت کو چاہتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں، ان کے لئے کوئی راستہ نہیں مگر یہ کامل کتاب جو کامل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے کے لئے، دعاؤں کی قبولیت سے حصہ لینے کے لئے اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اب اور کوئی راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کے ان احکامات پر عمل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ جس کے راستے ہمیں قرآن کریم پڑھنے سے ہی ملیں گے اور جس کے نمونے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ہی ملیں گے۔

اصل میں تو قرآن کریم کی عملی تصویر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جس کی طرف ہدایت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو فرمایا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوااللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَاللّٰهَ كَثِيْرًا (سورۃ الاحزاب: 22)۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ اور اُسوہ حسنہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کے ملنے کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔ پس یومِ آخرت پر ایمان اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قبول ہے جب اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اپنانے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ اُسوہ اپنانا بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہے جو مَیں نے پہلے آیت تلاوت کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں، اگر وہ میرے بندے ہیں، مومن ہیں تو یقیناً وہ تجھ سے ہی اے رسول میرے بارہ میں سوال کریں گے۔ کیونکہ سوال اس سے کیا جاتا ہے جو اس راہ کا جاننے والا ہو جس کا پتہ پوچھا جا رہا ہے جو اس میدان کا کھلاڑی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے، جانے کی خواہش رکھنے والے ہی اس سے پوچھنے کی کوشش کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص رسول اور پیارا فرمایا ہے۔ جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے بھی اس کی پیروی کرنی ضروری ہے۔ ایک مسلمان، ایک مومن تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی اور سے راستہ پوچھے یا کسی اور کو اپنے لئے اُسوہ سمجھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مومنین کے لئے، ہمارے لئے، ہم جو اس زمانے میں رہنے والے ہیں، ان کے لئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اسوہ ہو سکتا ہے۔ تو آپؐ کے اصحاب

ہیں جنہوں نے آپؐ کی کامل پیروی کی۔ اور یا پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کا عاشقِ صادق ہے جس نے ہمیں قرآنِ کریم کے احکامات سمجھنے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کے نئے اسلوب سکھائے ہیں۔ پس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اُسوہ قائم کرنے والے ہیں ان سب کا مرکز اور سَوتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عبدِ کامل ہیں اور قیامت تک کوئی ایسا عبدِ کامل پیدا نہیں ہوسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار کا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ اِس عبدِ کامل کو فرماتا ہے کہ جو بندے میرا قرب حاصل کرنے کے لئے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے تیرے اردگرد جمع ہوگئے ہیں اور میرے بارہ میں پوچھتے ہیں کہ میں کہاں ہوں؟ تو انہیں بتادے کہ اِنِّیْ قَرِیْب کہ مَیں قریب ہوں۔ لیکن اس قرب کو پانے کے لئے بھی معرفت کی نظر چاہئے۔ نظر میں وہ تیزی چاہئے جس سے مَیں نظر آؤں۔ اور یہ معرفت اور نظر کی تیزی حاصل کرنے کے لئے بھی میرے پیارے کے اُسوہ کی طرف دیکھو۔ کیونکہ وہی ہے جو کامل طور پر میری تعلیم پر عمل کرنے والا ہے۔ جنہوں نے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھ کر اس پر عمل کیا، جنہوں نے سچا عشقِ رسول دکھایا وہ باخدا بن کر حقیقی عبد بن گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھے۔ انہوں نے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان کا مزا چکھا۔ انہوں نے اپنی دعاؤں کے جواب سنے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے دیکھے۔ پس آج بھی سوال کرنے والوں کے لئے وہی جواب ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھا۔ آج بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اُسی طرح زندہ ہے جس طرح ہمیشہ سے زندہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ پس اگر ضرورت ہے تو ان احکامات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ضرورت ہے تو اس کے رسول کے اُسوہ اور تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اس اُسوہ کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دیکھتے رہنا چاہئے تاکہ ہمارے نیکیوں کے معیار بڑھیں، تاکہ ہم اپنی خامیوں پر نظر رکھ سکیں، تاکہ ہمارا خدا تعالیٰ پر ایمان پختہ ہو، تاکہ ہم دعاؤں کے فلسفے کو سمجھ سکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے عمل اور اُسوہ سے ہماری تربیت اور رہنمائی فرمائی ہے وہاں مومنین کو نصائح بھی فرمائی ہیں۔

رمضان اللہ تعالیٰ کا قرب پانے، عبادات کو بجالانے، فسق وفجور سے بچنے اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کا مہینہ تو ہے ہی اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ تو یہ ہے ہی۔ اس میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کئی سو گنا بڑھ جایا کرتا تھا۔ مثلاً صدقہ وخیرات کے ادا کرنے میں آپ بے انتہا سخی تھے۔ عام حالات میں بھی تھے جس کا کوئی عام انسان مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لیکن احادیث میں آتا ہے کہ رمضان میں آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان حدیث نمبر 1902)

اسی طرح عبادات اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکامات پر عمل کا حال ہے۔ یہ جو مَیں نے کہا اور اکثر کہا جاتا ہے کہ آپ کے عمل تک عام انسان نہیں پہنچ سکتا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کے اُسوہ کی پیروی کرو۔ اس سے قطعاً یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ جب اس مقام تک پہنچنا نہیں تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اُسوہ کیسا؟ یہ مضمون بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی استعدادیں رکھی ہیں۔ جس کی جس قدر استعداد ہے اسے اس کو استعمال میں لانے کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ جو ہر ایک کی طاقت اور استعداد کو جانتا ہے، جو انسان کی استعداد سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتا اس نے یہ فرمایا ہے کہ یہ اُسوہ تمہارے سامنے ہے تم نے اس کی پیروی کرنی ہے۔ اس پیروی کی وجہ سے تمہاری استعدادوں کے مطابق تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ استعدادوں کی تعیین کرنا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس انسان میں کتنی استعداد ہے۔ انسان کا کام ہے کہ اپنی کوشش کی انتہا کردے اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ انسان کا کام، ایک مومن کا کام جہاد کرنا ہے اور جہاد کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کرنا کسی کام میں پورے شوق اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہوئے جُت جانا۔ اس حد تک کوشش کرنا کہ انسان تھک کر چُور ہو جائے۔ یہی جہاد کے معنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العکبوت: 70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف آنے کے طریق بتائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جَاهَدُوْا کا لفظ استعمال فرما کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک انسان کو جو ایمان میں بڑھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے جہاد کی ضرورت ہے۔ ایسی کوشش کی ضرورت ہے جو مسلسل ہو اور اسے تھکا کر چُور کردے۔ جب ایسی کوشش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑھ کر ایسے انسان کو گلے لگا لیتا ہے۔ حکم تو یہ فرمایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ کریمی یہ ہے کہ بے شک یہ حکم تو دیا ہے کہ مجھ تک پہنچنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرو لیکن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا کہ ان مومنوں کو بتادے کہ جب وہ ایک قدم میری طرف بڑھتے ہیں تو مَیں دو قدم بڑھتا ہوں۔ جب وہ چل کر آتے ہیں تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔ پس انسان کی کوششیں تو نام کی کوششیں ہیں۔ ہمارا پیارا خدا تو ایسا دیالو خدا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ میرے بندے نے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ یعنی میری بات پر لبیک کہنے پر عمل کرتے ہوئے قرب پانے کے لئے پہلا ہی قدم اٹھایا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے یہ فاصلے کم کرتا چلا جاتا ہے اور ایک کمزور انسان اور عبدِ رحمان بننے کے خواہش مند کو سینے سے لگا لیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف آنے والے بندے کو پاکر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو ایک ماں کو اپنے گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب۔ باب رحمۃ الوالد وتقبیلہ ومعانقتہ حدیث نمبر 5999)

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے ہیں ورنہ ایک عاجز انسان کی کیا کوشش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ہی ہے جو اسے اپنے قریب لے آتی ہے۔ بہرحال مَیں واپس اپنی بات کی طرف آتا ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ جو خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی ایک کامل تصویر تھے رمضان میں تو اس کے غیر معمولی نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن عام حالات میں بھی آپ کی عبادتوں، اخلاقِ فاضلہ اور حقوق کی ادائیگی کی وہ مثالیں نظر آتی ہیں جو کسی انسان میں نہیں ہوسکتیں۔ آپ کی عبادت کے معیار اور دوسری باتوں کی چند مثالیں مَیں پیش کرتا ہوں۔

ایک روایت ہے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گِر جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم کا ایک حصہ شدید زخمی ہوگیا۔ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن اس حالت میں بھی نماز باجماعت کا ناغہ نہیں کیا۔ (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب اذا عاد مریضاً فحضرت الصلاۃ فصلی بھم جماعۃ حدیث نمبر 5658)

پھر غزوۂ اُحد میں جب لوہے کی کڑیاں آپ کے رخسارِ مبارک میں ٹوٹنے کی وجہ سے آپ انتہائی زخمی تھے اور تکلیف کی حالت میں تھے تو اس دن بھی جب اذان کی آواز سنی تو اسی طرح نماز کے لئے تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لایا کرتے تھے۔ (ماخوذ از شروح الحرب ترجمہ اردو فتوح العرب از محمد بن عمر واقدی مترجم مولوی ممتاز بیگ صفحہ 387 تا 390 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

پھر حضرت عائشہؓ نے آپ کی نمازوں کا، نوافل کا نقشہ کھینچا ہے کہ نماز کی ہر حالت کی لمبائی اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

پس یہ عبدِ کامل تھا جس نے عبادت کا ایک حسین اُسوہ قائم فرمایا۔ جس نے صحابہ کی عبادتوں میں بھی حسن پیدا کردیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بات پر لبیک کہیں، تبھی مَیں اپنے قرب کا پتہ دے سکتا ہوں تو اس کا سب سے پہلا اور اہم اور بنیادی مرحلہ جس سے گزرنا ضروری ہے وہ اپنی عبادت میں طاق ہونا ہے۔ اور یہ عبادت صرف آج کل ہم نے رمضان کی وجہ سے ہی ایک خاص ذوق اور شوق سے نہیں بجالانی بلکہ جیسا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ عام دنوں میں بھی، عام حالات میں بھی، بلکہ بیماری اور جنگ کی وجہ سے زخمی حالت میں بھی آپ ﷺ حقِ بندگی ادا کرتے ہوئے اپنی باجماعت نمازوں کو نہیں بھولے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ مومن کی نشانی یہ ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (البقرۃ: 04) کہ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نماز کے اوقات میں جمع ہوتے ہیں۔ تو وہ کامل انسان جس سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا تھا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام: 163) اے نبی! تو اعلان کردے کہ میری نمازیں اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے تو وہ اس بات کو کس طرح برداشت کرسکتا تھا کہ کسی بھی حالت میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے سرمُو رُوگردانی کی جائے یا اسے ٹالا جائے۔ بلکہ آپ تو اپنی آخری بیماری میں بھی جب کمزوری کی انتہا تھی اور چلا نہیں جاتا تھا تو سہارے سے مسجد میں تشریف لائے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان ایشھد الجماعۃ حدیث نمبر 664)

پس یہ سب کچھ آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے کی وجہ سے تھا۔ پس ایمان میں بڑھنے کی اور عمل کی معراج بھی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب محبت کی بھی انتہا ہو۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محبت کی انتہا کا نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ تم جو سوال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کو اس محبوب کے عمل میں دیکھو۔ میرے حقیقی عبد بننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو پھر مجھے اپنے قرب میں دیکھو گے۔

اگر صرف رمضان میں ہی اپنی مسجدیں آباد کیں اور پھر مجھے بھول گئے یا آج جو مشکل کے دن تم پر آئے ہوئے ہیں تو اس میں مسجد میں آنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہو۔ اور حالات ٹھیک ہونے پر مجھے بھول گئے یا وقت گزرنے پر مجھے بھول گئے تو یہ میری بات پر لبیک کہنا نہیں ہے۔ یہ تو اپنی غرض کو پورا کرنا ہے۔ میری بات پر لبیک کہنا تو تب ہوگا جب یہ حالات، یہ جذباتی کیفیت، یہ مشکل وقت، رمضان کا یہ عمومی روحانی ماحول ختم بھی ہو جائے گا تو تب بھی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادتوں اور اپنے عمل کو میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مستقل طور پر بجالانے کی کوشش کرو گے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا حالات کی وجہ سے عبادت کی طرف توجہ ہے۔ آج کل پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں اس نے پوری دنیائے احمدیت کو عبادت کے معیار بہتر بنانے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کی طرف مائل کیا ہے۔ کئی لوگوں کو دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے تسلی بھی دلائی گئی ہے۔ گویا کہ انہوں

نے اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا مشاہدہ کرلیا۔ پاکستان میں احمدیوں پر سخت حالات اور اس کے بعد جو جلسوں نے اس کیفیت کو ابھی تک جاری رکھا ہوا ہے۔ اور پھر اب رمضان آ گیا ہے۔ یہ دعاؤں کا، دعاؤں کی قبولیت کا، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک مہینہ ہے۔ اس میں جہاں یہ کوشش اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ یہ حالت اب ہم میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے۔ رمضان ختم ہونے اور وقت گزرنے کے ساتھ آہستہ آہستہ کہیں ہم پھر اپنی کمزوری کی طرف نہ چلے جائیں۔ احمدیوں کو یہ احساس بھی ہے کہ جلسوں نے جو کیفیت جاری رکھی ہے اب رمضان آنے سے اس میں مزید جلا پیدا ہوگی اور اس کے لئے دعا کے لئے لکھتے بھی ہیں۔ لیکن یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ یہ عارضی تبدیلی نہ ہو بلکہ مستقل نوعیت کی تبدیلی ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرتے چلے جائیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی دعاؤں، عبادتوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کریں جس کا تسلسل کبھی ختم نہ ہو۔ ہماری عبادتوں کے معیار اونچے ہوتے چلے جائیں۔ ہمارے تقویٰ کے معیار اونچے ہوتے چلے جائیں۔ اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ جو طریق بتایا ہے وہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جُز یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجاتِ ضروریہ کے لئے ہوتی ہیں اسے مانگنی بھی نہیں پڑتیں"۔ فرمایا کہ "بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ617 جدید ایڈیشن ربوہ)

آپ فرماتے ہیں کہ یہ دعا بہت مشکل دعا ہے اور اس کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اصل دعا یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ پس یہ دعا ہے جو اصل ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے تبھی وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ میری بات پر لبیک کہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بھرا پڑا ہے۔ ان پر عمل ہوگا تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں۔ تمام کا بیان تو ایک مجلس میں ہو نہیں سکتا۔ رمضان کے مہینے میں جب تلاوت کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوتی ہے، قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، درس وغیرہ سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے تو ان میں ان احکامات پر غور کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا۔ آپ کی عبادت کے بارہ میں تو ایک ہلکی سی جھلک مَیں نے دکھائی کہ کیا معیار تھا؟۔ اب آپ کے اُسوہ کے چند اور نمونے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: 35) اور اپنے عہد پورے کرو، یقیناً عہد کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی۔ اب اس میں کس حد تک آپ پابندی فرماتے تھے۔

ایک روایت میں حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ میرے بدر کی جنگ میں شامل ہونے میں یہی روک ہوئی کہ مَیں اور میرا ساتھی ابوسہل گھر سے نکلے۔ راستے میں کفار قریش نے ہمیں پکڑ لیا اور پوچھا تم محمدؐ کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم مدینہ جا رہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شامل نہیں ہوں گے۔ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو۔ ہم دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد حدیث نمبر 4639)

فرمایا کہ تم جاؤ اپنا عہد پورا کرو۔ گو ہمیں ضرورت تو ہے لیکن ہم اب دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کا اعلیٰ معیار ہے۔ بدر کی جنگ میں ایک ایک فرد کی مدد کی ضرورت تھی۔ کفار کا لاؤ لشکر جو ہر طرح سے لیس تھا، اس کے مقابلہ پر دیکھا جائے تو مسلمانوں کی حیثیت نہتوں جیسی تھی۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ تم عہد کر چکے ہو پس یہ عہد پورا کرو۔ میں دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہوں گا۔ اور پھر دنیا نے یہ نظارہ دیکھا اور تاریخ نے اسے محفوظ کرلیا اور دشمن بھی آپ کے اس عہد کے معترف ہیں، لیکن اس عبدِ کامل کو جس کو پہلے بھی اپنے خدا پر بھروسہ تھا اور وہ خدا جو اس عبدِ کامل کے ہر وقت قریب رہتا تھا اس نے کس طرح اپنی قربت کا نشان دکھایا کہ آپ ﷺ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے نہتوں اور کمزوروں کو طاقت وروں اور لاؤ لشکر سے لیس فوج پر نہ صرف غلبہ عطا کر دیا بلکہ ایسا غلبہ عطا فرمایا جو واضح غلبہ تھا۔ جس یقین سے آپ نے فرمایا تھا کہ مَیں دعا سے خدا تعالیٰ کی مدد چاہوں گا اس یقین کو سچے وعدوں والے خدا نے پورا فرمایا اور صحابہ کے ایمان کو مزید مضبوط کیا اور دشمن پر ہیبت طاری فرمائی۔

ایک عورت نے فتح مکّہ کے موقع پر دشمن کو پناہ دینے کا وعدہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ ہانی! جسے تُو نے پناہ دی، اسے ہم نے پناہ دی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفاً بہ حدیث نمبر 357)

پس ایک مومنہ کے زبان دینے کا آپ نے اس قدر پاس کیا کہ باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ جیسے لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی، آپؐ نے جو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے آئے تھے فرمایا کہ اپنے وعدے کا پاس کرو۔ اور کیونکہ تم نے وعدہ کرلیا ہے اس لئے ہم بھی تمہارے وعدے کا پاس کرتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں، آج کل کے معاشرے میں، ذرا ذرا سی بات پر عہد شکنیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہوتا ہے۔ غیروں میں تو خیر بہت زیادہ ہے لیکن جماعت میں بھی ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض اوقات جھوٹ کا بھی سہارا لیا جاتا ہے۔ جب مقدمے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں یا معاملات پیش کئے جاتے ہیں، تو ایک عہد شکنی ہو رہی ہوتی ہے اور دوسرے جھوٹ بھی بولا جا رہا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبدیت سے ویسے ہی نکال دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے جھوٹ اور شرک کو جمع کر کے یہ واضح فرما دیا کہ جھوٹ اور شرک برابر ہیں جیسا کہ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31)۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "قرآن شریف میں جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31)۔ فرمایا دیکھو! یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 266 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس جب انسان اپنے معاملات میں جھوٹ شامل کر لیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ ایسے شخص کو شرک کرنے والے کے برابر ٹھہراتا ہے۔ اور شرک کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی عبدیت کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چھوٹی موٹی غلط بیانی جو ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔ یہ جھوٹ کے زمرہ میں نہیں آتا، حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات دوسروں کو بتاتا پھرے۔

پس اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے یہ باریکیاں ہیں جن کو اختیار کرنے کا حکم ہے۔ یہ باتیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ہم سے لبیک کہلوانا چاہتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جو ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عبد بناتی ہے۔ روزہ کے حوالے سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پھر ایک روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ اس ڈھال کو جھوٹ اور غیبت کے ذریعے نہیں

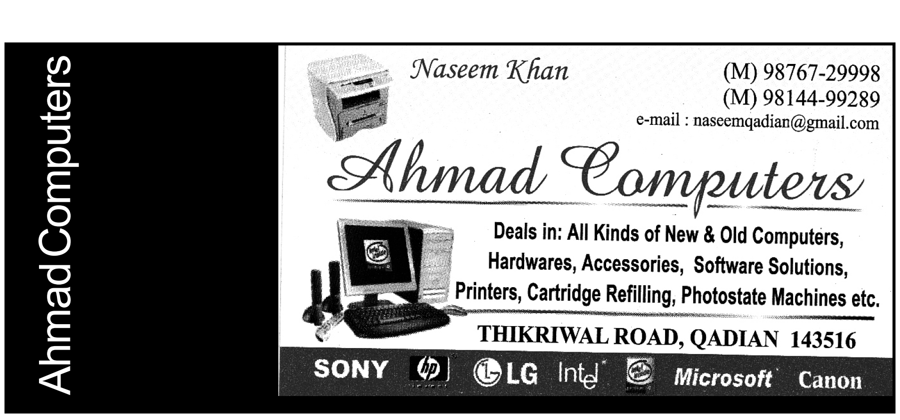

الیس اللہ بکافٍ عبدہ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

پھاڑتا۔(الجامع الصغیر للسیوطی حرف الصاد حدیث نمبر 5197 جز اول و دوم صفحہ 320 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن2004ء)

کیونکہ روزہ تو ایک مومن رکھتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو ایمان تو ختم ہوگیا۔خدا تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھا جاتا ہے۔جب جھوٹ آ گیا تو خدا تعالیٰ تو بیچ میں سے نکل گیا۔تب تو شرک پیدا ہوگیا۔اس لئے روزہ بھی ختم ہوگیا۔ یہ تو خاص روزے کے حالات کے لئے ہے ۔لیکن عام حالات میں بھی جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔پس اس رمضان میں اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی بعض کمزوریوں کا جائزہ لے کر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکتے ہیں۔ایمان میں مضبوطی کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنے والے بن سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اِنِّیْ قَرِیْب کی آواز کو سن سکتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے حقوق کے بارے میں بڑی تفصیل سے بتایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں اس کی بہت تفصیل نظر آتی ہے،اس کی باریکیاں نظر آتی ہیں۔مثلاً ایک حق ہے صلہ رحمی کا۔ یہ حق بعض لوگ نظرانداز کر جاتے ہیں۔مثلاً رحمی رشتوں کی ادائیگی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور ہر نکاح پر ایک آیت پڑھی جاتی ہے۔لیکن اس کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ حالانکہ رحمی رشتے جو آپس میں قائم ہوتے ہیں وہ تو دونوں طرف کے رشتے ہیں۔لڑکے کی طرف کے بھی،لڑکی کی طرف کے بھی۔اگر ان کا حق ادا کیا جائے تو بہت سارے مسائل جو رشتوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ پیدا نہ ہوں جن کی تعداد اب بڑھتی چلی جارہی ہے۔آج کل بعض رشتوں میں دراڑوں کی بہت بڑی وجہ یہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ صرف رحمی رشتوں کا پاس فرمایا کرتے تھے بلکہ رضاعی رشتوں کا بھی بڑا احترام کیا کرتے تھے۔پس یہ اُسوہ آج کل کے فساد کو ختم کرنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔گھروں کے ٹوٹنے میں آج کل بہت بڑی وجہ بنی ہوئی ہے۔مَیں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک دوسرے کے رشتوں کی قدر نہ کرنا بھی خاوند بیوی کے تعلقات میں دراڑیں ڈالتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ بننے کا فیض اٹھانا ہے تو عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہوں گے اور اعلیٰ اخلاق کا بھی مظاہرہ کرنا ہوگا۔میرے بندوں کے بھی حق ادا کرنے ہوں گے جس کا اسوہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں قائم فرمایا اور جس کی نصائح آپؐ نے ہمیں فرمائیں۔اور جب ہماری یہ حالت ہوگی تو ہم ان لوگوں میں شمار ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہیں۔ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس مضمون کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تو قریب ہوں،تم دُور ہو۔پس اپنے اعمال درست کرتے ہوئے میرے قریب آؤ تو مجھے اپنے قریب پاؤ گے‘‘۔ یہ دوطرفہ معاملہ ہے اور اس میں بھی پہل بہرحال بندے نے ہی کرنی ہے۔اللہ کرے کہ ہم اس اصل کو سمجھنے والے ہوں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے اپنے گناہوں سے بچنے کے لئے دعائیں مانگنے والے ہوں تاکہ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے بننے والے کہلاسکیں۔

رمضان کے دنوں میں ایک یہ دعا بھی کریں، جماعت اسے پہلے بھی کر ہی رہی ہے، یاددہانی کرواتا ہوں کہ پاکستان کے بارہ میں خاص طور پر دعا کریں۔پاکستان کے احمدیوں کے بارے میں خاص طور پر دعا کریں۔ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔دشمن کے تمام منصوبے خاک میں ملائے۔ جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔اپنی خارق عادت قدرت کا جلوہ دکھائے۔اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو شَرُّ النَّاس ہیں ان کا خاتمہ فرمائے۔ پاکستان کی جو حالت ہے یہ لوگ جو وہاں کے اربابِ حل وعقد ہیں، جو لیڈرشپ ہے سمجھ نہیں رہے کہ کس طرف جارہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی ہمیں پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔

صدفی صد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید کے حق میں

پیارے آقا کا دُعائیہ مکتوب

تحریک جدید کے آغاز سے جاری طریق کے مطابق امسال بھی دفتر کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سوفیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کی فہرست بغرض حصول دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔جس کے جواب میں حضور پرنور کی جانب سے موصولہ مشفقانہ دعائیہ مکتوب کا عکس سطور ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

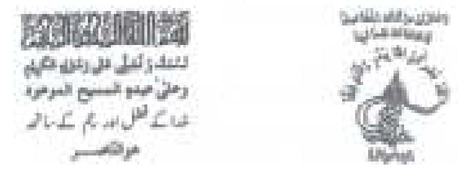

لندن

QND -3225

25-9-10

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان میں تحریک جدید کے چندہ کی سوفیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست مورخہ 09/ستمبر 2010ء موصول ہوئی ۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اموال ونفوس میں برکت بخشے اور پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔آپ اور آپ کے سب ساتھی کارکنان کو اس سعی کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

خلیفة المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ جملہ صدفی صد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں سال نو میں پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

(بقیہ: حضرت مصلح موعودؓ کی قائدانہ شخصیت)

استعمال کیلئے ایک کشتی بھی منگوائی تھی۔ جو ڈھاب کے کنارے پر کھڑی رہتی اور بوقت ضرورت استعمال میں لائی جاتی تھی۔ پھر زمانہ خلافت میں حضور نے ایک کشتی جرمنی سے منگوائی تھی جس میں بیٹھ کر حضورؓ ڈھاب کی سیر کیا کرتے تھے۔

قادیان کے قریب موقع تتلے سے ایک نہر گذرتی ہے جہاں موسم میں قادیان کا نوجوان طبقہ پکنک منانے جایا تھا۔حضورؓ بھی اسی نہر پر تشریف لے جاتے اور نہر میں تیرتے۔نہر میں فٹ بال کا میچ بہت ہی دلچسپی کا باعث ہوا کرتا تھا۔

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام تمام لوگ ☆ مِلّت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش::2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حضرت مصلح موعودؓ کی قائدانہ شخصیت اور افراد جماعت سے توقعات

(مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال، کیرالہ)

خلافت ثانیہ یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے دورخلافت میں جماعت احمدیہ نے جس تیز رفتاری کے ساتھ مختلف جہات میں ترقی کی منازل طے کی ہیں۔ آنے والا بے لوث مؤرخ جب بھی ان پر قلم اُٹھائے گا تو وہ ہمارے پیارے حضور رضی اللہ عنہ کی حیران کن قائدانہ صلاحیتوں، فہم وفراست، حسن تدبیر، استقلال، محبت اور غیر معمولی تنظیمی ذہانت کے بے شمار کارنامے دیکھ کرانگشت بدنداں ہوجائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اہم کارناموں میں سے ایک کارنامہ جماعت کی مضبوط شیرازہ بندی اور تنظیم ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ''فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں''۔ افراد جب تک ایک فعال تنظیم میں منسلک نہ ہوں اس وقت تک نہ اُن کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی انہیں جلا بخشی جاسکتی ہے۔ جماعت افراد کی بھیڑ یا ہجوم کا نام نہیں بلکہ منظّم فعال تنظیم کا نام ہے۔ چنانچہ جماعت کے مختلف طبقوں کی موثر تربیت اور انہیں مستقبل کی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے قابل بنانے کیلئے حضورؓ نے مختلف تنظیمیں جاری فرمائیں۔ ان میں سے ہر تنظیم حضورؓ کا ایک عظیم کارنامہ ہے اور اپنے دور رس تربیتی اثرات کے لحاظ سے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محیّر العقول دوراندیشی کا ثبوت ہے۔ ان میں سے ہر ایک تنظیم جماعت کی مرکزی تنظیم کا فعال اور مضبوط بازو ہے۔ ان تنظیموں کی بدولت جماعت کے مرد عورتیں، بچے، بوڑھے غرض سب چھوٹے بڑے مرکز سے وابستہ ہیں اور جماعت کی شیرازہ بندی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔

انصار اللہ: یہ جماعت احمدیہ کے بزرگوں کی تنظیم ہے۔ جن کی عمر چالیس سال یا اس سے اُوپر ہے۔ یہ تنظیم بوڑھوں کو جوان بنائے ہوئے ہے جو جماعت کے نوجوانوں اور بچوں کی تربیتی نگرانی اور اپنے قول وفعل اور نمونے سے انہیں عملی نیکی کی تحریک کرتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ: ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ناممکن ہے'' کے تحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوجوانانِ جماعت کی تربیت وترقی کیلئے اس تنظیم کو جاری فرمایا جو آج ایک نہایت مؤثر شکل اختیار کرچکی ہے اور احمدی نوجوان اس تنظیم کے طفیل بڑی تیزی سے روحانی، علمی، اخلاقی اور جسمانی لحاظ سے بلند سے بلند تر ہوتے جارہے ہیں۔ یہ تنظیم نوجوانوں کو جماعت کے مفید وجود اور بہترین انصار بنانے کیلئے کوشاں ہے۔

اطفال الاحمدیہ: پندرہ سال کی عمر تک کے احمدی بچوں کی یہ تنظیم ہے۔ جو جماعت کی ''نرسری'' کو روحانی جسمانی اور تعلیمی لحاظ سے ترقی دیکر بہترین ''خدام'' بننے میں مدد دیتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے احمدی مستورات کی تعلیم وتربیت اور تنظیم کیلئے لجنہ اماء اللہ کو قائم فرمایا۔ اس تنظیم کی اہمیت واضح ہے۔ جماعت کی آئندہ نسل نے ان کی ہی آغوش تربیت سے پل کر نکلنا ہے۔ یہ تنظیم احمدی خواتین کو اس فرض کے بطریق احسن سرانجام دینے میں مدد دیتی ہے۔

ناصرات الاحمدیہ: یہ احمدی بچیوں کی تنظیم ہے جو احمدی بچیوں کو لجنہ اماء اللہ کا مفید وجود بنانے کے لئے کام کررہی ہے گویا لجنہ اماء اللہ کی نرسری کی حفاظت اس تنظیم کے سپرد ہے۔

ان تمام تنظیموں کے سالانہ اجتماعات۔ مجالس شوریٰ، بجٹ آمد وخرچ اور تعلیمی وتربیتی اور رفاہی اسکیمیں ہیں۔ ان کے دفاتر، میگزین دساتیر اساسی۔ علامتی پرچم اور لائحہ عمل کے طور پر عہد۔ غرض ہر لحاظ سے مکمل تنظیمیں ہیں۔ جو افراد جماعت کے تمام طبقوں میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کیلئے کام کررہی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ کی حیران کن قائدانہ صلاحیت کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ جماعت کا ہر ایک مخلص فرد مقامی انجمن احمدیہ کا ممبر ہونے کے علاوہ جماعت کی کسی نہ کسی ذیلی تنظیم سے بھی وابستہ ہے۔

غرض کہ جماعت کے افراد پرخواہ وہ مرد ہوں یا کہ عورت حضور رضی اللہ تعالیٰ کے یہ احسانات ہیں کہ آپؓ نے ان کی تعلیم وتربیت کے لئے منظّم طریق پر ایک منصوبہ کی شکل میں ان تنظیموں کو نثر اور نظم میں نصائح اصول، ہدایات دیکر انہیں جوش ولولہ اور امنگ سے بھر دیا۔

اس کے علاوہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدی نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ خدمت کیلئے آگے آئیں اور اپنے آپ کو اس کیلئے تیار کریں۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اس ارشاد کی تعمیل میں نوجوانوں کی ایک مجلس ''تشحیذ الاذہان'' کے نام سے قائم کی اور دین کی حالی وقالی، قلمی ولسانی خدمت کیلئے نوجوانوں کی ٹریننگ کا انتظام فرمایا۔ اس انجمن کی طرف سے آپؓ نے اپنی زیرادارت ''تشحیذ الاذہان'' کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کرنا شروع کیا۔

اس کے ساتھ اسپورٹس کی اہمیت اس کی افادیت، اس کیلئے جذبہ۔ کوشش، محنت لگن بھی لازمی امر ہیں۔ اس لئے اولمپک کھیلوں کی سطح پر مفید اور کارآمد کھیلوں سے خود بھی دلچسپی لیکر اپنی قوم کے افراد کو بھی ان پر چلتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپؓ نے فرمایا:

''میں نے اپنی جماعت میں خدام الاحمدیہ اور انصار کو اس غرض کے لئے قائم کیا ہے کہ وہ محنت کریں اور مشقت طلب کاموں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں''

''اس بات کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہوسکتی۔ جب تک اس قوم کے خواص وعوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو''۔

اسی طرح فرمایا: ''ہر احمدی اپنے اوقات کو صحیح طور پرصَرف کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرے اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے، اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہ بنائے''۔

دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کی فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کرسکو گے۔ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو''۔

نیز آپؓ نے جماعت کے اندر بیداری پیدا کرنے کیلئے فرمایا: ''میں انصار اللہ او خدام الاحمدیہ سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ہر سال ایک ہفتہ ایسا منایا کریں جس میں جماعت کے افراد کے سامنے مختلف تقاریر کے ذریعہ نہ صرف اپنی جماعت کے عقائد بیان کریں بلکہ یہ بھی بیان کریں کہ دوسروں کے کیا اعتراضات ہیں اور ان اعتراضات کے کیا جواب ہیں ...... اس میں خدا تعالیٰ کی ہستی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت، خلافت اور دیگر مسائل اسلامی کے متعلق احمدیت کے عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اور پھر بتایا جائے کہ ان اعتقادات پر مخالفین کی طرف سے یہ یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اور ان اعتراضات کے کیا جوابات ہیں''۔

''اس کے بعد لوگوں کا زبانی امتحان لیا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ انہوں نے ان باتوں کو کہاں تک یاد رکھا ہے۔ اور اس طرح ہماری جماعت کا ہر فرد اتنا ہوشیار ہوجائے کہ اگر اسے کسی وقت مخالفین کی لائبریری میں بھی بٹھا دیا جائے تو تب بھی وہ وہاں سے فاتح ہوکر نکلے۔ مفتوح اور مغلوب ہوکر نہ نکلے''۔

آپؓ ان سب باتوں اور نصائح کو کلام محمود میں بھی اس طرح اعادہ فرماتے ہیں کہ افراد جماعت کے دل ودماغ میں یہ باتیں بالکل بیٹھ جائیں کہ تم کیا ہو اور جماعت تم سے کیا توقعات کرتی ہے اور تم کیا کچھ کرسکتے ہو......؟ آپ کے چند متفرق اشعار اس طرح ہیں:

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور ان کی نگاہ رہے نیچی
گر تیری ہمت چھوٹی ہے
گر تیرے ارادے مردہ ہیں
گر تیری اُمنگیں کوتہ ہیں
گر تیرے خیال افسردہ ہیں
ہے خواہش میری اُلفت کی
تو اپنی نگاہیں اُونچی کر
تو ایک ہو ساری دنیا میں کوئی
ساجھی اور شریک نہ ہو
تو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

نیز آپؓ نے یہ بھی فرمایا:

جب گذر جائیں گے ہم، تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو، طالبِ آرام نہ ہو

Sportsman Sprit

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو، لب پر کبھی دشنام نہ ہو
اَمن کے ساتھ رہو، فتنوں میں حصہ مت لو
باعث فکر و پریشانیٔ حُکام نہ ہو
سیلف رِسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو

اگرچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جسمانی صحت اتنی اچھی تو نہ تھی کہ آپؓ اس وقت مروجہ کھیلوں میں شرکت فرماتے کیونکہ جسمانی صحت محنت شاقہ کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی لیکن جب حضورؓ کی عمر کچھ زیادہ ہوئی تو اسکول میں مروجہ کھیلوں میں یعنی فٹ بال۔ کرکٹ میں دلچسپی لینے لگے۔ چنانچہ ہی دنوں کی بات ہے کہ قادیان میں ایک دن کرکٹ کا میچ ہو رہا تھا۔ اساتذہ اور طلباء ہائی سکول کی تجویز تھی حضرت مسیح موعودؑ سے بھی درخواست کی جائے کہ حضورؑ کرکٹ کا میچ دیکھنے کیلئے تشریف لائیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے درخواست کی کہ آپ ہی حضورؑ کی خدمت میں ہماری درخواست پیش کریں۔ چنانچہ آپؓ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض مدعیٰ کی۔

''حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں مجھے اس کام کی فرصت ہی کہاں ہے۔ جو کھیل تم کھیل رہے ہو۔ اس کی گیند تو چند گز تک ہی جاسکتی ہے۔ مگر جو کھیل میں کھیل رہا ہوں۔ اس کی گیند ہزاروں میل تک جانے والی ہے'' (زمین کے کناروں تک شہرت پائے گی)

اسی طرح ایک دفعہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کی فٹ بال ٹیم میچ کھیلنے کیلئے امرتسر گئی جہاں خالصہ کالج امرتسر کی فٹ بال ٹیم سے مقابلہ تھا۔ ہمارے اسکول کی ٹیم نے خالصہ کالجیٹ اسکول کو شکست دی اور میچ جیتنے کے بعد سجدہ شکر بھی کیا۔

ان ٹیم کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ المصلح الموعودؓ بھی تشریف لے گئے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو یوں تو سارے جسمانی اور ورزشی کھیلوں جیسے کبڈی۔ کلائی پکڑنا۔ کُشتی لونگ جمپ، ہائی جمپ، دوڑ، فٹ بال، کرکٹ، ہاکی وغیرہ سے دلچسپی تھی اور سارے کھیلوں میں حسب رعایت وقت حصہ لیتے تھے اور شوق بھی دلاتے تھے، مگران کے علاوہ بعض دیگر اور زیادہ محنت طلب کھیلوں کا بھی آپؓ شوق فرماتے۔

گھوڑ سواری: ۱۹۰۷ء میں پنجاب کے فنانشل کمشنر صاحب جو ایک انگریز افسر تھے۔ قادیان میں تشریف لائے۔ ان کا کیمپ قادیان کے شمال جانب اسی جگہ تھا۔ جہاں نور ہسپتال کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ قادیان کے رئیس اعظم تھے۔ حضورؑ نے اپنی طرف سے صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (المصلح الموعودؓ) کو فنانشل کمشنر کی پیشوائی کیلئے مقرر فرمایا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر مع دیگر احباب افسر مذکور کے استقبال کیلئے گئے۔

نیز اپنے زمانہ خلافت میں بھی کہیں جانے کیلئے گھوڑے کی سواری کو ترجیح دیتے تھے۔

تیراکی وکشتی رانی: تیراکا بھی بچپن سے ہی شوق تھا۔ برسات میں قادیان کی ڈھاب پانی سے لبریز ہوجاتی تو اسکول کے لڑکے اس میں نہایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضور المصلح موعودؓ بھی ان بچوں میں شامل ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

''اظہار رائے کی آڑ میں حقیقت کا خون''

ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور یہاں ہر انسان کو اظہار رائے کا حق حاصل ہے۔لیکن اظہار رائے کی آڑ میں حقائق کو توڑ مروڑ کر بیان کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔29 ستمبر 2010 کی روزنامہ ہندسماچار جالندھر میں طالب ملک راجوری کا ایک آرٹیکل ''اتنی گڑبڑی کے باوجود آج کشمیر ہے ایشیا کا پیرس'' پڑھا جس میں انہوں نے پاکستان کے حوالے سے لکھا کہ وہاں ''شیعہ،سُنّی ،مرزائی، وہابی سب ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہیں۔اس سلسلے میں چند وضاحتیں پیش ہیں۔طالب صاحب نے دیگر فرقوں کا تو وہی نام لیا جواُن فرقوں اور حکومت کے ریکارڈ میں مسلّم نام ہے مگر معلوم نہیں کس وجہ سے جماعت احمدیہ مسلمہ کا نام مرزائی لکھا جو جماعت احمدیہ اور حکومت دونوں کے نزدیک مسلّم نہیں ہے۔ہماری اُن سے گزارش ہے کہ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق'' اور تم ایک دوسرے کو حقارت آمیز ناموں سے مت پکارو'' جماعت احمدیہ کو اسی نام سے پکاریں جو جماعت احمدیہ اور حکومت کے ریکارڈ میں مسلم ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی تمام تحریرات پڑھ کر دیکھ لیں کسی ایک بھی مقام پر اُن کے قلم سے مذہبی منافرت کے کلمات آپ کو نظر نہیں آئیں گے بلکہ آپ نے اپنی وفات سے قبل ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام ہے پیغام صلح۔اس کتاب میں بھی آپ نے تمام قوموں کو آپسی پیار اور محبت اور اتحاد کی تعلیم دی ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا کا امن اُسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب ہم ایک دوسرے کے مذہبی رہنماؤں اور کتابوں کی عزت کریں گے۔اور پھر جماعت احمدیہ کی 120 سے زیادہ سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور جس ملک میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد رہتے ہیں وہ اس ملک کے سچے وفادار ہیں اور کسی بھی ایسے کام میں شامل نہیں ہوتے جو اُس ملک کی بقا اور سا لمیت کے خلاف ہو اور جب بھی قوم اور ملک کو ضرورت پیش آئی جماعت احمدیہ کے جاںنثاروں نے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہوئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

جماعت احمدیہ پر یہ الزام نہایت بے بنیاد اور حقیقت سے دور ہے کہ وہ دوسرے فرقوں کی جان کی دشمن ہے بلکہ اگر غور کریں تو حقیقت اس کے برعکس ہے۔1974ء میں پاکستان میں مسلمانوں کے 72 فرقوں نے مل کر ایک آرڈیننس حکومت پاکستان سے پاس کروایا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس ظالمانہ آرڈیننس کی آڑ میں جماعت احمدیہ پر وہ ظلم ڈھائے گئے جن کی مثال سوائے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے کہیں نہیں ملتی اور اس طرح انہیں تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔انہیں کلمہ پڑھنے، اذانیں دینے، نمازیں ادا کرنے سے روکا گیا۔اسلامی شعار کی پابندی کرنے والوں کو جھوٹے مقدمات بنا بنا کر جیلوں میں بھرنا شروع کیا اور آج تک یہ ظلم بدستور جاری ہے اور محض مذہبی اختلاف کی بناء پر پاکستان میں خصوصاً اور دیگر ممالک میں عموماً بے گناہ احمدیوں کو شہید کیا گیا۔لیکن آج تک ایک بھی احمدی نے اس کے خلاف نہ تو کوئی خون بہایا نہ کوئی مظاہرہ کیا نہ آگ لگائی بلکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صبر و تحمل کی حسین تعلیم پر عمل کیا اور برداشت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔بیشک دنیا میں آج کل دہشت گردی بہت زیادہ ہے اور پاکستان میں تو اسکی حد ہی ہوگئی ہے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف دہشت گردوں کو قانونی مدد حاصل ہے۔اس لئے جو اُن کے دل میں آتا ہے کرتے ہیں۔

حال ہی میں لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر خودکش حملہ آوروں نے 85 سے زائد معصوم احمدیوں کی بڑی بے دردی سے جان لے لی۔لیکن اس صدمے کو جماعت احمدیہ نے بڑے صبر اور تحمل سے برداشت کیا۔مختلف T.V چینلوں اور اخبارات کے نمائندوں کو اس بات کا انتظار تھا کہ اور تنظیموں کی طرح جماعت احمدیہ بھی اب بڑے بڑے مظاہرے اور ہڑتالیں اور آگ زنیاں کرے گی۔لیکن وہ تمام اس نہایت اعلیٰ نمونہ پر حیرت زدہ ہیں کہ کہیں کوئی مظاہرہ نہیں ہوا کوئی دکانیں نہیں جلائی گئیں، چکّے جام نہیں ہوئے۔اور غافل اور بے قصور معصوم لوگوں کا چین برباد نہیں کیا گیا۔جماعت احمدیہ کے اس پاکیزہ نمونہ کا باعث صرف اور صرف یہی ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن مجید کی اس پیاری تعلیم پر عمل کرتی ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ امن کے ساتھ رہنا چاہیئے فتنوں میں حصّہ نہیں لینا چاہیئے کیونکہ فتنہ قتل و غارت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔جماعت احمدیہ اس پیاری تعلیم پر عمل کرتی ہے جس میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:-

گالیاں سُن کے دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو   کِبر کی عادت جو دیکھو، تم دکھاؤ انکسار

جماعت احمدیہ اس پیاری تعلیم پر عمل کرتی ہے جس میں اس کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ نے فرمایا:-

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصّہ مت لو   باعث فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو

جماعت احمدیہ اس پیاری تعلیم پر عمل کرتی ہے جس میں اُس کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:-"Love For All Hatred For None"

جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور کی احمدیہ مساجد میں ہونے والے بم دھماکوں پر جماعت احمدیہ کے ردّعمل کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''احمدی خدا تعالی کی طرف سے عطاء کردہ صبر اور دُعا کے ساتھ اللہ تعالی کی مدد مانگنے والے اور اس کی پناہ میں آنے والے لوگ ہیں۔حیرت ہے کہ ابھی تک دنیا کو یہ نہیں پتہ چلا کہ احمدی کیا چیز ہیں؟ گزشتہ ایک سو بیس سالہ احمدیت کی زندگی کے ہر ہر سیکنڈ کے عمل نے بھی ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔یہ ایک امام کی آواز پر اُٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔یہ اس مسیح موعودؑ کے ماننے والے لوگ ہیں۔جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰؐ کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے آیا تھا جنہوں نے جانور طبع لوگوں کو انسان اور انسانوں کو باخدا انسان بنایا تھا۔پس اب جبکہ ہم درندگی کی حالتوں سے نکل کر باخدا انسان بننے کی طرف قدم بڑھانے والے ہیں۔ہم کس طرح یہ توڑ پھوڑ کر سکتے ہیں جلوس اور قتل و غارت کا ردّعمل ہم کس طرح دکھا سکتے ہیں......؟''

یہ صبر اور تحمل کے نمونے جب دنیا نے دیکھے تو غیر بھی حیران ہو گئے۔ظلم اور سفا کی کے ان نمونوں کو دیکھ کر دیگر مذاہب کے لوگوں نے نہ صرف جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ احمدیت کی طرف مائل بھی ہوئے۔لہذا بڑے ادب اور احترام سے یہ عرض ہے کہ کسی بھی فرد یا جماعت کے متعلق کسی رائے کے اظہار سے پہلے حقیقت کو دریافت کرلیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی پر خون کا الزام لگا کر حقیقت کا خون کرنے والے بن جائیں۔

(تنویر احمد ناصر، استاذ جامعۃ المبشرین قادیان)

حالات حاضرہ

تقسیم آب زمزم کے نئے مرکز کا قیام

مکہ معظّمہ: سعودی عرب کے وزیر برقی وآب رسانی عبداللہ الحسائن نے مورخہ ۴؍اکتوبر کو آب زم زم کے تقسیم کے مرکز کا افتتاح کیا۔شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ۷۰۰ ملین سعودی ریال کے مصارف سے اس پراجیکٹ کا آغاز کیا تھا۔شاہ سعودی عرب کے جیب خاص سے اس پراجیکٹ کے مصارف ادا کئے جارہے ہیں جو زم زم کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد پراجیکٹ ہے، جس کے پہلے مرحلے میں آب زم زم کے ۱۰ لیٹر کے کین تقسیم کئے جائیں گے۔تقسم کے دیگر ۲۰ مراکز بھی قائم کئے جائیں گے او ہر مرکز پر یومیہ ۷ ۳ ہزار ۵۰۰ کین فراہم کرنے کی صلاحیت ہوگی۔یہ مراکز روزانہ ۱۲ گھنٹے صبح ۹ بجے تا ۹ بجے شب کام کریں گے۔کوداعی سنٹر سے یہ کین خریدے جاسکتے ہیں۔آئندہ مرحلہ میں اس مرکز کی صلاحیت یومیہ دو لاکھ کینوں کی تیاری تک بڑھائی جائے گی۔زم زم کا مقدس و متبرک پانی مکہ معظّمہ میں عازمین حج اور عمرہ کرنے والے اصحاب بکثرت استعمال کیا کرتے ہیں۔اس پراجیکٹ میں دو ویر ہاوز بھی شامل ہیں جہاں ۱۷ لاکھ بوتلیں محفوظ کی جاسکتی ہیں اور ایک اسٹور میں یومیہ دو لاکھ بوتل رکھنے کی گنجائش ہے۔

حجاج کرام کیلئے ''مکہ میٹرو'' ریل کا آغاز

جدہ: مکۃ المکرّمہ سے مقامات مقدسہ منیٰ۔عرفات۔اور مزدلفہ کو مربوط کرتے ہوئے قائم کی گئی نئی ریلوے لائن مشاہیر ریلوے کا ۳۰ دن تک آزمائشی سفر شروع کیا جارہا ہے۔جس کے بعد آئندہ حج سیزن کے دوران حجاج اکرام کیلئے ٹرین خدمات باقاعدہ شروع ہوجائیں گی۔اس ریلوے خدمات کے آغاز سے مقامات مقدسہ کے مابین حاجیوں کی آمد و رفت میں کافی سہولت ہوگی۔یہ ریلوے پراجیکٹ 6.5 بلین سعودی ریال کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔جس کے ذریعہ فی گھنٹہ ۷۲ ہزار حجاج اکرام کو حمل و نقل کی سہولت فراہم کرنے کی گنجائش ہے۔وزارت میونسپل اور رورل افیرس کی جانب سے یہ دوسرا بڑا پراجکٹ ہے۔

اسی طرح 4.5 بلین سعودی ریال کی لاگت سے منیٰ۔میں ہائی ٹیک جمرات برج تعمیر کیا گیا ہے۔ہر ٹرین میں تین ہزار مسافر کو لے جانے کی گنجائش ہوگی۔اس ٹرین خدمات کے نتیجہ میں حجاج کرام ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات سے مزدلفہ صرف ۹ منٹ میں پہنچ سکیں گے۔اسی طرح ۱۰؍ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچنے کیلئے صرف پانچ منٹ درکار ہوں گے۔اس پراجیکٹ کے دوسرے مرحلے میں مکۃ المکرّمہ کو امّ القراء روڈ مدینہ اور جدہ سے ملانے کا پروگرام ہے۔

افغانستان کی ایک مسجد میں

بم دھماکے میں گورنر سمیت ۲۰ افراد جاں بحق

شمالی افغانستان کے صوبہ تخار میں مورخہ ۱۸ اکتوبر کو شرکت مسجد میں نماز جمعہ کے دوران ہونے والے ایک بم دھماکے میں صوبائی گورنر محمد عمر اور امام مسجد سمیت ۲۰ افراد جانبحق ہوگئے ہیں۔زخمیوں کی تعداد بیس کے قریب بتائی گئی ہے۔ہلاک شدگان کی تعداد میں اضافہ کا خدشہ ہے۔

کراچی پاکستان کی مزار عبداللہ شاہ غازی پر دھماکہ

مورخہ ۷ اکتوبر کو پاکستان کے شہر کراچی میں ساحل سمندر پر واقع سوفی بزرگ عبداللہ شاہ غازی کی مزار پر رات کو ہوئے دو خودکش حملوں میں مرنے والوں کی تعداد ۱۴ ہوگئی ہے جبکہ ۲۵ زخمیوں میں سے ۸ کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔حملہ مزار کے باہر ہونے کی وجہ سے جانی نقصان کم ہوا ہے۔

انڈونیشیا اور ویتنام میں سیلاب سے 106 افراد جا ں بحق

انڈونیشیا کے مشرقی صوبہ ویسٹ پاپوا میں سیلاب کے نتیجہ میں ۸۰ سے زائد جبکہ ویتنام میں طوفانی بارشوں کے نتیجہ میں مٹی کے تودے گرنے سے ۲۶ افراد جاں بحق ہوگئے ہیں، (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

اٹلی میں مصری میوزیم کی سیر، سوئٹزرلینڈ کے لئے روانگی۔ سوئٹزرلینڈ میں ورود مسعود و والہانہ استقبال۔

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اٹلی کے دورہ جات کی مختصر تاریخ۔ سوئٹزرلینڈ میں جماعت کے قیام و استحکام کی مختصر تاریخ۔

بیت التوحید (اٹلی)، والنسیہ (سپین) اور سوئٹزرلینڈ میں نئے جماعتی سینٹرز کا تعارف۔ مسجد نور (سوئٹزرلینڈ) میں حضور انور کی آمد اور پرجوش والہانہ استقبال

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

ساتویں قسط:

20/اپریل 2010ء

بروز منگل کو نماز فجر تقریباً ساڑھے پانچ بجے ادا کی گئی۔ نماز کی بعد اٹلی جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم محمد آصف صاحب نے حضور کی خدمت میں اپنے ہاں بیٹے کی ولادت کی اطلاع پیش کی تو حضور انور نے ان سے مصافحہ فرمایا اور مبارکباد دی اور پھر کمال شفقت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی تو وہاں زیادہ ضرورت ہو گی۔ جلدی اپنی بیوی کے پاس پہنچیں۔ چنانچہ وہ حضور انور ایدہ اللہ سے مل کر اپنے گھر جانے کیلئے واپس روانہ ہو گئے۔

آج سوئٹزرلینڈ روانگی کا پروگرام ہے۔ لیکن اس سے پہلے Egyptian museum بھی دیکھنا ہے۔ اس لئے ناشتہ سے جلدی فارغ ہو کر حضور انور مع قافلہ میوزیم جانے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہوٹل سے میوزیم تک کا یہ سفر ٹیکسی پر کیا گیا۔ حضور نے ٹیکسی پر جانے کی وجہ دریافت فرمائی تو محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے عرض کیا کہ ٹریفک اور پارکنگ کی مشکلات کی وجہ سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ پھر حضور نے دوپہر کے کھانے کا پروگرام پوچھا تو محترم صدر صاحب نے بتایا کہ اس کیلئے سوئٹزرلینڈ جاتے ہوئے راستے میں Motorway services پر رکنے کا ارادہ ہے یا پھر متبادل حل یہ بھی ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں Meeting point پر ہی کھانا کھایا جائے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جلدی روانہ ہو جائیں گے اور سوئٹزرلینڈ پہنچ کر ہی کھانا کھائیں گے۔

مصری میوزیم کی سیر

حضور انور ایدہ اللہ جب مصری میوزیم کو دیکھنے کیلئے اس کی بلڈنگ میں پہنچے تو میوزیم کی ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا اور آپ کی خدمت میں میوزیم سے متعلق ایک تعارفی کتاب تحفۃً پیش کر کے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ تین منزلوں پر مشتمل اس میوزیم کی سیر ایک professional guide نے گراؤنڈ فلور سے شروع کروائی۔ اس میوزیم میں چار ہزار سال قبل مسیح سے لے کر 640 عیسوی تک کے نوادرات کو پیش کر کے ان زمانوں کی تاریخ، مذہب اور ان زمانوں کے لوگوں کا رہن سہن اور طریق زندگی دکھایا گیا ہے۔

عجائب گھر کی نچلی منزل زیر زمین ہے اور اس میں دریائے نیل کے گرد آبادیوں کی تہذیب کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ پہلی منزل (گراؤنڈ فلور) پر چار ہزار سال قبل مسیح کی یاد دلانے والے نوادرات رکھے ہوئے ہیں۔ پھر تین ہزار سال قبل مسیح کی پرانی بادشاہت کا وہ زمانہ بھی ان کے نوادرات کی شکل میں دکھایا گیا ہے جب Pyramids (اہرامات) تعمیر کئے گئے تھے اور تحریر (Writing) کا زمانہ شروع ہوا تھا۔

تیسری منزل جو کہ فرسٹ فلور پر واقع ہے۔ اس میں Ellesija کی اس عبادت گاہ کی نمائش کی گئی ہے جو کہ 1458 قبل مسیح میں بادشاہ Tuthmosis سوم نے Nubian کے علاقہ میں تعمیر کروائی تھی اور اب مصر کیلئے اٹلی کی خدمات کے صلہ میں یہ عبادتگاہ اٹلی کو تحفۃً دی گئی تھی۔ اس منزل پر دو مختلف گیلریوں میں مصری ممیّز (Mummies) کو بھی ان کے تابوتوں سمیت نمائش کیلئے رکھا گیا ہے۔

قاہرہ کے بعد فراعنۂ مصر کی باقیات کا یہ دنیا میں سب سے بڑا عجائب گھر ہے۔ اسے Museo Egizio کہتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ آغاز 1824ء میں اس وقت ہوا جب Bernardino Drovetti نے بڑی مقدار میں اس دور کی نایاب چیزیں اکٹھی کیں جو کہ نپولین بونا پارٹ کے زمانہ میں فرانس کے نمائندہ کے طور پر مصر گیا تھا۔ اس کے پاس 5268 مختلف نوادرات تھے۔ اس کے بعد Mr Ernesto Schiaparelli جو 1894ء میں اس میوزیم کا ڈائریکٹر بنا، وہ مصر گیا اور وہاں سے مزید نوادرات اکٹھے کر کے لایا۔ پھر 1900ء سے لے کر 1937ء تک کے عرصہ میں بیس ہزار کے لگ بھگ اور نوادرات کا اس میں اضافہ ہوا۔ اس وقت چھ ہزار سے زائد نادر اشیاء اس میوزیم میں نمائش کیلئے رکھی گئی ہیں جب کہ چھوٹی بڑی 26 ہزار 500 چیزیں الگ محفوظ ہیں۔

ایک بڑے مجسمے کے متعلق گائیڈ نے بتایا کہ یہ 1924ء میں مصر سے لایا گیا تھا۔ مجسموں کے نیچے ان کے نام پرانی مصری زبان میں پتھر پر کندہ کئے گئے ہیں۔ ان مجسموں کے اوپر جو زبان لکھی ہوئی ہے وہ دائیں سے بائیں، بائیں سے دائیں اور اوپر سے نیچے چلتی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ یہ عجیب زبان ہے جو ہر طرف سے پڑھی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد گائیڈ وہ گیلری دکھانے کیلئے لے گئی جہاں مصری نعشیں (Mummies) رکھی گئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں پڑے Boxes کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ ان میں پکا ہوا گوشت رکھا جاتا تھا۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نواسے عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے بھی گائیڈ سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک گھنٹہ سے زائد وقت اس عجائب گھر میں گزارا اور پھر باہر تشریف لے آئے۔

عجائب گھر سے باہر ایک روایتی میوزک بجانے والے اطالوی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے اسے ملاقات کا شرف بخشا۔ اس پر اس نے بڑی خوشی اور مسرت کے جذبات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

بعد ازاں قافلہ پولیس اسکارٹ کے ساتھ واپس ہوٹل پہنچا اور پھر سوئٹزرلینڈ روانگی کی تیاری شروع ہو گئی۔ مکرم صداقت احمد صاحب (مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوچھنے پر بتایا کہ جماعت سوئٹزرلینڈ کے ساتھ میٹنگ پوائنٹ یہاں سے 160 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ 12 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ساتھ Turin سے سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوئے۔ اس موقعہ پر بھی Police Escort قافلے کو موٹروے جنکشن تک چھوڑنے آیا۔

سوئٹزرلینڈ میں ورود

دو بجکر 48 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوئٹزرلینڈ میں Coldererio کے مقام پر ورود فرما ہوئے۔ دوپہر کے کھانے کے معاً بعد تین بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صدر جماعت اٹلی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب آپ نے واپس چلے جانا ہے۔ انہوں نے کہا جی حضور اگر اجازت ہو تو۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔ جزاک اللہ۔ پھر حضور انور نے اٹلی کے احباب سے الوداعی مصافحہ فرمایا اور تصاویر بنوائیں اور نصیحت کرتے ہوئے انہیں فرمایا کہ ایک ریڈ بک بنائیں اور اس میں سب باتیں نوٹ کریں۔ پھر حضور انور نے بڑے خوبصورت انداز میں اٹلی کے اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں فرمایا کہ پہلی دفعہ دورہ ہونے کے باوجود مجموعی طور پر دورہ کے انتظامات بہت اچھے رہے۔ سپین کی نسبت بہتر تھا۔

اس کے بعد جب اٹلی والے دوست اپنی کاروں کی طرف جا رہے تھے تو حضور انور نے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک صاحب آپ کی بیگم ساتھ نہیں آئیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور وہ ساتھ ہی ہیں۔ حضور نے پوچھا کہ کہاں ہیں اور کیا انہوں نے کھانا کھایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ کار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ کار میں کیوں بیٹھی رہیں نیچے آ جاتیں اور ایک میز پر الگ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتیں۔ محترم ملک صاحب نے عرض کیا کہ حضور اور کوئی دوسری لجنہ کی ممبر ساتھ نہیں تھیں اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ کونسی کار میں ہیں؟ ملک صاحب نے اشارہ کر کے بتایا تو حضور انور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اس کار کی طرف چل دیئے۔ محترم ملک صاحب دوڑ کر آگے گئے اور اپنی بیگم کو بلایا۔ وہ آئیں اور سلام عرض کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چلیں لجنہ کا بھی شکریہ۔ اس کے بعد حضور انور نے ان دونوں کے ساتھ بھی تصویر کھنچوائی اور پھر حضور انور مع قافلہ وہاں سے مسجد نور سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہو گئے جس کی جگہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے چند سال قبل خریدی تھی۔

اٹلی کے سفر کے دوران محترم عبد الفاطر ملک صاحب (صدر جماعت)، ان کی اہلیہ محترمہ (صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اٹلی) اور مربی صاحب محترم صداقت احمد صاحب کے علاوہ مکرم آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد آصف صاحب، مکرم توصیف احمد صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم قمر احمد صاحب، مکرم بلال احمد صاحب، مکرم شبیر احمد صاحب، مکرم ہارونہ صاحب آف غانا، مکرم اطہر الاسلام صاحب آف بنگلہ دیش اور کئی دیگر خدام نے بہت خدمت کی توفیق پائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے اٹلی کے دورہ جات کی مختصر تاریخ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر سے پہلے جماعت احمدیہ کے تین خلفاء حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اٹلی کا سفر اختیار فرما چکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے اس دلی تمنا اور خواہش اور دعا کے ساتھ اس کا رخ کیا کہ کسی طرح کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام تثلیث کے اس گڑھ تک بھی پہنچے اور اس کے پجاری بھی نور محمدی سے منور ہو کر اپنے پیدا کرنے والے حقیقی رب کو پہچاننے لگیں۔ انہوں نے اٹلی میں تبلیغ کرنے اور وہاں احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے جائزے لئے اور ان کی روشنی میں عملی اقدامات بھی اٹھائے اور مبلغین بھی بھجوائے لیکن وہاں اس سلسلہ کو قائم نہ رکھا جا سکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ستمبر 1985ء میں اپنے سفر اٹلی کے دوران جماعت احمدیہ کے نوبل پرائز حاصل کرنے والے عالمی شہرت کے حامل سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ذریعہ وہاں ایک تقریب کا اہتمام بھی کروایا اور پھر اس تقریب کا جو حال آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اکتوبر 1985ء کو سپین میں بیان فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اطالوی قوم کے اندر سچائی کو قبول کرنے کا کس قدر مادہ پایا جاتا ہے اور یہ قوم کیوں آج سب قوموں سے بڑھ کر

اس بات کی حقدار ہے کہ اسے اسلام کا روح پرور آفاقی پیغام پہنچایا جائے۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

" تقریب کا آغاز تو ڈاکٹر صاحب کے تعارف سے ہوا لیکن جب سوال و جواب کا وقت دیا گیا تو پھر براہِ راست اسلام میں ان کی دلچسپی قائم ہوگئی یعنی رخ بدل گیا۔ آغاز تو ہوا ہے ڈاکٹر صاحب کی شخصیت میں دلچسپی سے اور جب سوال و جواب شروع ہوئے تو وہ شخصیت ایک طرف ہوگئی اور اسلام کی شخصیت اور اسلام کا حسن اور اسلام کا وقار اور اسلام کی عظمت یہ ان کے سامنے آ گئیں اور پھر بڑی دلچسپ مجلس سوال و جواب کی لگی اور جو پریس تھا اس نے بھی بڑی دلچسپی لی۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پہلے ہی خبریں دے رہے تھے اور اس وقت بھی ٹیلیویژن کے نمائندے آئے ہوئے تھے جنہوں نے پروگرام کو Televise کیا۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں احمدیت کے تعارف کا آغاز بہت اچھا ہوا ہے۔

................اس تقریب کے بہانے احمدیت کا وہاں ایسا شاندار تعارف ہوگیا کہ ہم اسلام کو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ اسلام جس پر ہم عاشق ہیں وہ یہ ہے اور ہمیں اس سے غرض کوئی نہیں کہ خمینی کا اسلام کیا ہے یا کسی اور کا اسلام کیا ہے؟ ہم تو قرآن کے اسلام کو جانتے ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسلام کو جانتے ہیں۔ اس اسلام پر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو پیش کرو ہم جواب دیں گے۔ یہ اس تقریب کا مضمون تھا اور بعض اعتراض ہوئے بھی اور بعض سوالات ہوئے اور عمومی ناواقفیت کی وجہ سے ایسے سوال بھی ہوئے جن سے صاف پتہ چلتا تھا کہ کسی بے چارے کو اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں کہ کیا چیز ہے؟ بہرحال ان کو آخر پر میں نے یہ بتایا کہ اگر آپ کو واقعی دلچسپی ہے تو چلتے پھرتے تو ان اہم امور کے جواب نہیں دیئے جاسکتے۔ آپ ہمیں یہاں مرکز بنانے دیں پھر انشاء اللہ دوستیاں ہوں گی، تعلقات بڑھیں گے، پھر مجلسیں لگا کریں گی لیکن اگر آپ نے مرکز ہی نہ بنانے دیا تو مسافر سے سوال کریں پلیٹ فارم پر اس کا تو کوئی مزہ نہیں ہے۔ پہلے یہاں جمنے تو دیں۔ بہرحال ان لوگوں نے اچھا اثر لیا اور خوشی کے ماحول میں یہ تقریب ختم ہوئی۔

اس کیلئے بھی مَیں جماعت کو دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اٹلی چونکہ بڑا عظیم ملک ہے اور بڑی دور دور تک دنیا میں اس کے اثرات ہیں۔ اٹلی کی دو طرح کی اہمیتیں ہیں۔ ایک تو اس کی بعض نوآبادیات ہیں جن پر اٹلی کی تہذیب کا، اٹلی کی زبان کا بڑا گہرا اثر ہے اور دوسرے یہ کہ Italian قوم میں یہ خصوصیت ہے کہ بعض ملکوں میں چینیوں کی طرح اپنی نوآبادیاں سی بنا کر رہتے ہیں۔ اور بڑی بڑی ان کی Colonies ہیں امریکہ میں اور بعض غیر قوموں اور غیر علاقوں میں بھی ان کے بہت زبردست اثرات ہیں اس لئے Italian قوم میں اسلام کا داخل ہونا اسلام کیلئے اور بھی بہت سی فتوحات کے دروازے کھولے گا۔ یورپ کی بہت اہم قوم ہے جسے اب تک ہم پیغام صحیح معنوں میں نہیں پہنچا سکے۔ تو اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو احسن رنگ میں اسلام کی چہرہ نمائی کی توفیق بخشے اور جلد از جلد اس قوم کے دل اسلام کے لئے پھیرے۔

ایک اور اہمیت اس کو یہ ہے کہ یہ تثلیث کا گڑھ ہے اور پوپ کا مرکز ہے اور صلیب توڑنا اگر اس طرح ہو کہ مرکز کو چھوڑ کر اردگرد صلیب ٹوٹنی شروع ہو جائے اور مرکز کی صلیب قائم رہے تو یہ پیشگوئی پھر صحیح معنوں میں پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کو صحیح معنوں میں پوری طرح اس زمانے میں ثابت کرنے کیلئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اٹلی میں صلیب کو توڑا جائے۔ اگر اٹلی میں صلیب ٹوٹ جائے تو ساری دنیا میں صلیب ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ یہ پوپ کی جگہ ہے، ان کے روحانی خلیفہ کی جگہ ہے اور یہاں سے ساری دنیا میں ان کے مبلغین جاتے ہیں اور شرک کا فساد پھیلاتے ہیں۔ یہاں سب سے زیادہ ضرورت تھی جہاں اب تک ہمارا مرکز نہیں تھا اس لئے بھی مجھے اس کی خاص طور پر ایک تڑپ تھی کہ یہاں جلد سے جلد مشن کھولنا چاہئے۔

چنانچہ وہاں جب سوالات ہوئے تو ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں اور کیا کریں گے؟ اس پر میں نے ان کو جواب دیا کہ آپ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ آپ کو یہ حق ہے کہ لاکھوں مشن آپ نے ساری دنیا میں کھولے ہوئے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ساری دنیا میں حسن سلوک ہو اور یہاں ایک اسلام کا مشن آپ سے برداشت نہیں ہو رہا اور آپ کی بھنویں اوپر چڑھ گئی ہیں کہ آپ یہاں کیا کریں گے۔ چنانچہ اس جواب کا کافی اثر پڑا چہروں پر اور کچھ چہروں پر ملامت کے آثار بھی نظر آتے دیکھے اور ایک موقع پر جب ہم اکٹھے بعد میں چائے پی رہے تھے تو جو میرے مترجم تھے وہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے وہاں مشن کی سیکریٹری ہیں ان کے میاں ہیں۔ وہ قرآن کے ترجمہ کی نظر ثانی بھی کر رہے ہیں۔ بڑے قابل آدمی ہیں۔ وہ مہمانوں کے ایک گروہ کے سامنے Italian میں بڑی زبردست تقریر کر رہے تھے ان کے اوپر خاص جوش تھا۔ تو بعد میں مَیں نے پتہ کیا تو یہ کہہ رہے تھے ان کو کہ دیکھو کیسے ہم شرمندہ ہوئے ہیں۔ ساری دنیا میں تم لوگ اپنی تبلیغ کر رہے ہو اور ایک مشن شریف لوگوں کا آتا ہے جن کے ارادے نیک ہیں جو بااخلاق لوگ ہیں۔ وہ یہاں تم لوگوں سے کچھ کہنے کیلئے آتے ہیں اور تم آگے سے پوچھتے ہو کہ تم کیا کرنے آئے ہو یہاں؟ کھلے ہاتھوں سے استقبال ہونا چاہئے تھا۔ اگر تمہارا حق ہے تو ان کا بھی حق ہے کہ یہاں آئیں اور آکر تمہیں تبلیغ کریں''۔

پس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اٹلی کا یہ سفر جن حالات میں بغیر کسی سابقہ پروگرام یا منصوبہ کے اختیار فرمایا، اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے اپنے منصوبہ کا حصہ تھا۔ کیونکہ ان دنوں میں جماعتی طور پر افریقہ کے بعض ملکوں کا پروگرام زیر غور تھا لیکن پھر خود ہی اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں کی جماعتوں کی طرف سے حالات ناموافق ہونے کی بناء پر دورہ ملتوی کرنے کی درخواستیں پیش کروا دیں جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 30/اپریل 2010ء کے خطبہ جمعہ میں ذکر فرمایا ہے۔ پس یقیناً یہ سفر ایک للّٰہی سفر تھا اور اس کے مقاصد بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی متعین فرمائے تھے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس سفر کے ذریعہ اب عیسائیت کے دل پر اپنے فرشتوں کی یلغار کر کے ان کو نور مصطفویؐ سے منور کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

آسماں پر دعوت حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جان نثار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں اس سفر کے جو ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ہیں وہ بھی اسی بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اٹلی سے متعلق پہلے خلفاء احمدیت کی خوابوں کی تعبیر ظاہر ہونے کا وقت اب آ گیا ہے۔ اور انہیں سن کر یقیناً ہر احمدی کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور دل خوشی سے حمد کے ترانے گاتے ہوئے خدا کے حضور سجدۂ شکر بجالاتا ہے کہ جس نے اپنی جناب سے خلافت احمدیہ کو اتنی قبولیت اور جذب عطا فرمایا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی تو دل کی سعادت مندی سے اور کوئی الٰہی وعدہ ''نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ'' کے تابع اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حضور انور کا یہ سفر اور اس کے دوران اٹلی کے شہر ٹورین میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدس کفن کی زیارت کا پروگرام جس طرح بغیر کسی قسم کی منصوبہ بندی کے ازخود بنتا چلا گیا وہ یقیناً الٰہی تائید سے مؤید اور مرضی مولا کے تابع تھا۔ اس میں خدا کا خاص فضل ہر آن شامل حال تھا۔ اسی نے کفن کی نگرانی اور انتظامات پر مامور بڑے پادریوں کے دلوں پر خلافت احمدیہ کی توقیر اور اس کی عظمت کو بٹھایا۔ یقیناً یہ الٰہی تصرف تھا کہ خدا تعالیٰ خود حضور پرنور کو بنفس نفیس وہاں لے گیا اور پوپ جو آج بظاہر اس مقدس کفن کا رکھوالا اور امین ہے اس کی وہاں آمد سے بھی پہلے حضور کو اس کی زیارت کی توفیق عطا فرما دی۔ ایک عزیز دوست نے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ٹورین (اٹلی) تشریف لے جانے اور وہاں کفن مسیح کی زیارت کرنے کے بارہ میں سنا تو انہوں نے بے ساختہ مجھ سے فون پر ایک بات کہی جو مجھے بڑی اچھی لگی اور میں اسے یہاں اپنے قارئین کے ساتھ Share کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا "تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل مالک وہاں پہنچ گئے ہیں۔"

1924ء میں اٹلی کے مشہور اخبار "لاٹریبونا" نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جو انٹرویو اس عنوان کے ساتھ شائع کیا تھا کہ "ہم سب مسلمان ہونے والے ہیں" وہ مجھے اس موقعہ پر یاد آ رہا ہے۔ انٹرویو لینے والے نے اس عنوان کے نیچے یہ بھی لکھا تھا کہ ''عرصہ قلیل میں تمام یورپ اور امریکہ اور تمام دوسرے ممالک (جو اس وقت تک محمد ﷺ کو خدا کا نبی نہیں مانتے) مسلمان ہو جانے والے ہیں اور اسی طرح اطالیہ بھی''۔

اس کی یہ باتیں کتنی سچی اور کھری تھیں۔ واقعی اس نے اپنے اخبار میں ایک کلمۂ خیر لکھا تھا جس کے اہل اٹلی بجا طور پر مستحق تھے۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح اس قوم کے اندر سعادت اور قبولیت کے آثار خود ملاحظہ فرما چکے تھے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

''اٹلی کے لوگ تبلیغ کیلئے نہایت موزوں معلوم ہوتے ہیں، ان میں اخلاق، اخلاص اور ایثار کا مادہ پایا جاتا ہے۔ شرافت میں بعض دوسری اقوام سے آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ محبت، ملنساری اور ہمدردی بھی ہے۔ جس کا ہم نے بھی آج بازاروں میں تجربہ کیا ہے۔ کیونکہ بڑے، بوڑھے، جوان اور بچے سب ہم سے ہمدردی کرتے اور ملنساری سے پیش آتے رہے''۔

پس اس قوم کے حالات باقی یورپین اقوام کی نسبت واقعی کافی مختلف ہیں۔ ان میں قبولیت کا مادہ ہے اور یہ سعید فطرت رکھنے والے لوگ دکھائی دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی صداقت کے نشان ہم نے بھی اس سفر کے دوران وینس، فلورنس، پیسا اور ٹورین کے اطالوی شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں پھرتے ہوئے اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھے جب یہ لوگ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک نظر دیکھنے کیلئے ادب سے کھڑے ہو جاتے۔ کوئی آپ کی تصویر کھینچتا تو کوئی آپ کے ساتھ تصویر کھنچوانے کیلئے بے قرار نظر آتا اور کوئی پوچھتا کہ یہ بزرگ ہستی کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں؟ الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پرنور چہرہ اس دورہ کے دوران ہر جگہ اہل اٹلی کی توجہ کا خوب خوب مرکز بنا رہا۔ فالحمد للہ علی ذالک

میں اٹلی کے اس سفر کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت الفاظ کے ساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے 1985ء کے دورہ یورپ کے دوران اٹلی کے سفر کے بعد 4/اکتوبر 1985ء کو مسجد بشارت سپین میں خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمائے۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اصل حقیقت یہ ہے کہ ساری عیسائیت کی جان اس وقت اٹلی میں ہے۔ اگرچہ فرقے بے شمار ہیں لیکن جو لوگ پوپ کو نہیں بھی مانتے وہ بھی یہ ضرور مانتے ہیں کہ ساری دنیا کی عیسائیت کی جان یہاں اٹلی میں ہے۔ اٹلی پر ہمارا جوابی حملہ ضروری ہے اور ضروری نہیں ہوا کرتا کہ قلب سے حملہ شروع ہو بلکہ بسا اوقات قلب کی باری بعد میں آیا کرتی ہے۔ یہ ایک خاص علامت خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی ہے جسے میں ایک علامت کے طور پر دیکھ رہا ہوں کہ اب قلب کی باری آ رہی ہے، عیسائیت کے دل پر حملہ کرنے کی باری آئی ہے اور ہمارا جو حملہ دل پر ہے اس کا مطلب صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کے سینے سے نکال کر اپنے سینے میں دلوں کو اکٹھا کرلو۔ یا اس سے بھی زیادہ اس حملے کا خوبصورت اظہار یہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرمایا کرتے تھے ایک سوال کے جواب میں کہ دلوں کو کرو گے کیا تو انہوں نے کہا خالق و مالک حقیقی کے قدموں میں لوٹا دیں گے جہاں سے یہ دل بھاگے ہوئے ہیں۔ تو میں جب کہتا ہوں کہ دلوں پر حملہ تو مراد یہی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عیسائیت کے دل پر حملہ کیا جائے اور اسے حقیقی خدا کے قدموں کی طرف لوٹا دیا جائے جس سے وہ دور جا چکا ہے۔ اس لئے میں اٹلی کے مشن کو بہت ہی غیر معمولی اہمیت دیتا ہوں اور اسی لئے میں بار بار آپ کو اس کیلئے دعا کی تحریک کر رہا ہوں"۔

اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ان دعاؤں کی مہتم بالشان قبولیت کے نشان دیکھنے کی توفیق پائیں اور جلد "احرار یورپ" اسلام کی امن و آشتی کی تعلیم کو قبول کرنے لگیں۔ آمین

سوئٹزرلینڈ میں استقبال

حضور انور ایدہ اللہ ٹورین (اٹلی) سے 215 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے دوپہر دو بجکر 45 منٹ پر سوئٹزرلینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہ دن سوئٹزرلینڈ کی جماعت کیلئے بہت ہی بابرکت دن تھا۔ کیونکہ تقریباً چھ سال کے لمبے انتظار کے بعد آج حضور انور سوئٹزرلینڈ تشریف لا رہے تھے۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کا بارڈر کراس کرنے کے صرف دو منٹ بعد قافلے کی گاڑیاں Coldrerio کے اس سروس اسٹیشن پر پہنچ گئیں جہاں سوئٹزرلینڈ جماعت کے چند احباب اپنے امیر صاحب کی معیت میں پیارے آقا کے استقبال کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو

امیر صاحب سوئٹزرلینڈ مکرم طارق ولید Tarnutzer نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔اس کے بعد حضور انور نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ اور مکرم صدر صاحب جماعت لوگانو اور دیگر احباب کو شرف مصافحہ بخشا جن میں مکرم خالد محمود احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم ملک عارف محمود صاحب (صدر جماعت نیوشٹل)، مکرم مرزا حمید انور بیگ صاحب (صدر جماعت لوگانو)، مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب (فوٹوگرافر)، مکرم ساجد صفیت اللہ صاحب اور مکرم مرزا صفدر علی صاحب، مکرم طیب احمد باجوہ صاحب شامل تھے۔

اس موقعہ پر لوکل جماعت لوگانو کے چند خدام بھی مختلف ڈیوٹیوں کیلئے وہاں موجود تھے۔حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم امیر صاحب سے نمازوں اور کھانے کے بارے میں پوچھا اور فرمایا کہ اگر کھانا بالکل تیار ہے اور میزوں پر چن دیا گیا ہے تو پھر پہلے کھانا ہوگا اور اس کے بعد نمازیں پڑھیں گے۔ جماعت سوئٹزرلینڈ نے موٹروے کی دوسری طرف بالکل موٹروے کے سامنے کھانے اور نمازوں کیلئے لندن شہر کی مشہور و معروف جگہ Piccadilly کے ہم نام ایک ریستوران میں جگہ حاصل کی ہوئی تھی جس میں حضور انور اور فیملی کیلئے پردے کی سہولت کے ساتھ ایک ہال اور قافلہ کے افراد کیلئے علیحدہ ہال موجود تھا۔سروس اسٹیشن اور ریستوران کو موٹروے کے نیچے سے گزرنے والی ایک سرنگ کے ذریعہ باہم ملایا گیا تھا۔چند لمحوں میں سب اس میں سے گزر کر ریستوران میں پہنچ گئے۔فوری طور پر کھانا پیش کیا گیا جو جماعت سوئٹزرلینڈ کی ضیافت ٹیم نے وہیں پر تیار کیا تھا۔لوکل جماعت Lugano نے بھی کچھ کھانا تیار کر کے پیش کیا۔سوئٹزرلینڈ کے اٹالین بولنے والے علاقہ میں Lugano ہماری واحد جماعت ہے۔یہ شہر صوبہ Tessin کا صدر مقام ہے اور اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔اس شہر کو دیکھے بغیر سوئٹزرلینڈ کی سیر مکمل نہیں ہوتی۔اس شہر میں پانچ احمدی فیملیز آباد ہیں۔ ایک اٹالین نژاد نوجوان کا بھی اس جماعت سے تعلق ہے جو چند سال پہلے احمدی ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے نظام وصیت میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔

دوپہر کے کھانے کے فوراً بعد حضور انور نمازوں کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ احباب جماعت اٹلی سے الوداعی ملاقات (جس کا حال پچھلی رپورٹ میں بیان ہو چکا ہے) کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے زیورک کے رستہ کے بارے میں تفصیلات پوچھیں تو مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں سے مشن ہاؤس کا فاصلہ 314 کلومیٹر ہے۔اکثر حصہ پہاڑی ہے اس لئے گاڑیاں زیادہ تیز نہ چل سکیں گی۔ ویسے بھی حد رفتار بعض جگہوں پر 100 اور 80 کلومیٹر فی گھنٹہ تک رہتی ہے۔رستہ میں ایک چھ کلومیٹر لمبی سرنگ بھی آئے گی۔حضور نے فرمایا کہ 17 کلومیٹر والی تو نہیں؟ محترم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور وہ اس رستہ میں نہیں آتی جس کا انتخاب اب ہم نے حضور کی ہدایت پر کیا ہے۔اس کے بعد قافلہ اس رستہ پر زیورک کی طرف روانہ ہوا جو نسبتاً لمبا ہے اور بل کھاتے ہوئے پہاڑی رستوں پر مشتمل ہے لیکن اس میں ہر طرف برف پوش پہاڑ، آبشاریں، دلفریب وادیاں اور پھر زرخیز زرعی زمینوں پر مشتمل سرسبز و شاداب میدانی علاقے اپنے حسین قدرتی مناظر کے ساتھ اس طرح جا بجا پھیلے پڑے ہیں کہ گویا خالق کائنات نے اپنے حسن کے سب نظارے یہیں جمع کر دیئے ہیں۔ان حسین و جمیل نظاروں کو دیکھ کر بے اختیار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار زبان پر آجاتے ہیں:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

سوئٹزرلینڈ کا مختصر تعارف

سوئٹزرلینڈ وسطی یورپ کی خشکی سے گھری ہوئی ایک وفاقی جمہوریہ ہے۔اس کے شمال میں جرمنی، مشرق میں آسٹریا جنوب میں اٹلی اور مغرب میں فرانس واقع ہے۔اس کی آبادی میں جرمن 65%، فرانسیسی 18% اطالوی 10%، رومینش ایک فیصد اور دیگر 6 فیصد ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 2009ء میں سوئٹزرلینڈ میں چار لاکھ مسلمان رہائش پذیر ہیں جو کل آبادی کا 5% بنتے ہیں۔جن کا تعلق زیادہ تر یوگوسلاویہ، بوسنیا، ہرسوگووینیا، کوسوو، مقدونیہ اور ترکی سے ہے۔

سوئٹزرلینڈ کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔تاہم اس میں پروٹسٹنٹ، کیتھولک عیسائی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ 2009ء میں ایک ریفرنڈم کے ذریعے پورے ملک میں میناروں کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی۔

ملک کا 60% حصہ کوہستان ایلپس سے ڈھکا ہوا ہے جس کا سلسلہ جنوب سے شرقاً غرباً ہے۔ایلپس کے پہاڑی سلسلہ کے حسین و جمیل نظاروں سے محظوظ ہونے کیلئے ہر سال لاکھوں سیاح یہاں آتے ہیں اور سیاحت کا شعبہ اس ملک کا سب سے بڑا ذریعہ آمدن ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں 12 یونیورسٹیاں ہیں۔ 1460ء میں Basel شہر میں ملک کی پہلی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تھا۔

سوئٹزرلینڈ میں کئی انٹرنیشنل تنظیموں کے دفاتر ہیں۔جنگلوں اور پن بجلی کے سوا قدرتی وسائل بہت کم ہیں۔آبشاروں کی کثرت کی وجہ سے پن بجلی کی افراط ہے۔زراعت برائے نام ہے البتہ پھل بکثرت ہوتے ہیں۔صنعتی اعتبار سے ملک بہت ترقی یافتہ ہے۔

58ق م میں یہ ملک روم کے زیر تسلط آیا۔تقریباً 300 سال تک اسے رومی صوبے کی حیثیت حاصل رہی۔ پانچویں صدی میں اسے جرمن اور فرانسیسی ریاستوں نے تاخت و تاراج کیا۔پھر یہ فرانس کے زیر تسلط آ گیا۔نویں صدی میں اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ 1033ء میں یہ سلطنت روم کے تحت متحد ہوا۔ 1648ء میں تیس سالہ جنگ کے خاتمے پر سوئٹزرلینڈ کی آزادی و خود مختار حیثیت تسلیم کر لی گئی۔ پہلی جنگ عظیم میں یہ ملک غیر جانبدار رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں بھی اس نے اپنی غیر جانبداری کو قائم رکھا۔ 971ء میں آئینی ترمیم کے ذریعے عورتوں کو وفاقی انتخابات میں ووٹ دینے کا حق دے دیا گیا۔اس سے قبل انہیں یہ حق حاصل نہ تھا۔

جنیوا بین الاقوامی کانفرنسوں کیلئے شہرت رکھتا ہے۔ بین الاقوامی ریڈ کراس کا صدر دفتر اسی شہر میں ہے۔اس شہر میں دنیا کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے جس کا نام CERN ہے اور اس میں particle physics کے متعلق ریسرچ کی جاتی ہے۔ عالمی شہرت کی حامل اس ریسرچ لیبارٹری میں Big Bang کے نظریہ پر جو تحقیق ہو رہی ہے اس میں ہماری ایک احمدی بچی بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم و معرفت میں کمال عطا فرمائے۔آمین

نویں اور دسویں صدی عیسوی کے دوران سوئٹزر لینڈ پر Saracens مسلمانوں نے بڑی شدت سے حملے کئے تھے لیکن یہ ابھی تک ایک معمہ ہے کہ وہ بنیادی طور پر کس علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے حملوں کا مقصد کیا تھا۔انہوں نے جنوبی فرانس سے اٹلی کی طرف حرکت کی اور مغربی Alpine کے درّے پر قبضہ کر لیا۔اس کے علاوہ دسویں صدی میں عربوں اور بربروں نے بھی اس کی طرف پیش قدمی کی اور St. Bernand کے درے پر قبضہ کیا اور پھر شمال میں St. Gallen اور مشرق میں Reetia تک جا پہنچے۔

سوئٹزرلینڈ میں جماعت کے
قیام و استحکام کی مختصر تاریخ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1946ء میں یورپ کے اس اہم ملک کو بھی اشاعت اسلام کیلئے چنا۔اور اس میں مضبوط تعلیمی مرکز قائم کرنے کیلئے لندن سے شیخ ناصر احمد صاحب کو سوئٹزرلینڈ بھجوایا۔آپ کے ساتھ چوہدری عبداللطیف صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر بھی تھے۔

مجاہدین تحریک جدید کا یہ وفد 10 اکتوبر 1946ء کو لندن وکٹوریہ اسٹیشن سے سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوا اور پیرس میں مختصر قیام کرنے کے بعد 13 اکتوبر 1946ء کو دوپہر کے وقت سوئٹزرلینڈ کے مشہور شہر زیورچ پہنچا۔ بے سروسامانی کے عالم میں نہایت مختصر پیمانہ پر تبلیغی جدو جہد کا آغاز کیا گیا جو بوجہ اجنبی ماحول کے گردوپیش کے حالات کا جائزہ لینے، رہائش کا انتظام کرنے، غیر ملکی زبان سیکھنے اور پرائیویٹ ملاقاتوں میں دین اسلام کا پیغام پہنچانے کی حد تک محدود رہی۔

سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مشن کے قیام کے ابتدائی ایام میں مقامی لوگ ان احمدی مبلغین کی باتوں کو اکثر ہنسی میں اڑا دیا کرتے تھے اور اس ملک میں اشاعت اسلام کو ناممکن تصور کرتے تھے۔ان کی باتیں سن کر وہ حیرت زدہ ہو جاتے کہ کوئی مسلمان اپنا دین پھیلانے کیلئے یہاں بھی آسکتا ہے۔ 1947ء میں سوئٹزرلینڈ مشن نے قبر مسیح کے متعلق ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ اس ٹریکٹ کے شائع ہونے کی دیر تھی کہ حیرت غیظ و غضب میں بدل گئی۔لوگوں نے مبلغین کو سخت کلامی پر مشتمل خطوط لکھے۔اخبارات نے اپنے کالموں میں دلائل کی بجائے استہزاء کا سہارا لیا اور چرچ کے عمائدین نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہے کہ آئندہ احمدی مبلغین کو مزید ویزا نہ ملنے دیا جائے۔ انہوں نے مبلغین کے مکان کی مالکن کو بھی یہ پیغام بھجوایا کہ اس نے ان مسلمان مبلغوں کو رہنے کی جگہ کیوں دی ہوئی ہے؟ اور پولیس والوں نے بھی مخالفت شروع کر دی، مگر اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچ رہا تھا اور تبلیغی میٹنگوں میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی تھی۔ ان حالات میں سب سے پہلے ایک خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور ان کا اسلامی نام "محمودہ" رکھا گیا۔

اشاعت اسلام کو چلانے کیلئے چونکہ لسانی جہاد کے ساتھ قلمی جہاد بھی ضروری تھا اس لئے شیخ ناصر احمد صاحب نے ایک مصری احمدی راشد صاحب کے مالی تعاون سے ایک سائیکلوسٹائل مشین کا انتظام کر کے اکتوبر 1949ء میں "Der Islam" (الاسلام) نامی ایک ماہوار رسالہ جاری کیا۔

اس رسالہ کا پہلا شمارہ تین اوراق پر مشتمل تھا جس میں قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مبنی اسلام کی تعلیم درج کی گئی تھی۔

سوئٹزرلینڈ مشن کے ذریعہ آسٹریا تک بھی اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سلسلہ میں شیخ ناصر احمد صاحب نے 1960ء میں آسٹریا کے دورے بھی کئے۔

25/اگست 1962ء کو سوئٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی اس پہلی یادگار مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کا نام ''مسجد محمود'' تجویز ہوا تھا۔یہ سنگ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے اپنے دست مبارک سے رکھا اور دعا کروائی۔بعد میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ذریعہ 12/جون 1963ء کو اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔اس طرح سوئٹزرلینڈ میں یہ مسلمانوں کی پہلی مسجد تھی جس کا سنگ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک صحابیہ نے رکھا اور اس کا افتتاح بھی ایک صحابی نے کیا اور پھر اس مسجد کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں پہلی مرتبہ ہماری اسی مسجد میں منارہ بھی تعمیر کیا گیا۔اس کے بعد پھر 1978ء میں سعودی عرب کی مالی مدد کے ساتھ جنیوا میں دوسری مسجد تعمیر کی گئی۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس میں کسی انسانی تدبیر کا کوئی دخل نہیں کہ اتفاق سے جماعت کو مسجد کیلئے ایسی جگہ پلاٹ ملا جو عین گرجا کے سامنے واقع ہے۔مسجد خدائے واحد کا گھر ہے اور اس سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے اس کے بالمقابل گرجا تثلیث کا مرکز ہے ان کے ایک دوسرے کے بالمقابل ہونے سے تصویری زبان میں توحید و تثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے اور یہی چیز ہے جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔اس تناظر میں یہاں کے لوگوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات ان کے اسی احساس کے آئینہ دار ہیں۔

یہ مسجد تقریباً نو ماہ میں مکمل ہوئی۔ابھی اس کے مینار بھی پوری طرح نہیں بنے تھے کہ سوئس اخبارات کی دلچسپی کا خصوصی مرکز بن گئے۔ چنانچہ زیورک کے کثیر الاشاعت اخبار Neu Zurcher-Zeitung نے جو نہ صرف سوئٹزرلینڈ میں بلکہ جرمنی اور آسٹریا میں بھی بکثرت پڑھا جاتا ہے، اپنے 17/اپریل 1963 کے شمارہ میں گرجا کے خاکستری لیکن بہت اونچے مینار کے ساتھ مسجد کی تصویر شائع کی اور اس کے ساتھ حسب ذیل نوٹ لکھا:۔

''جب کوئی شخص مختلف ادیار و امصار میں سیاحت کے بعد اپنے وطن واپس آتا ہے تو وہ ان چیزوں کو خصوصاً دیکھتا ہے جن سے ہمارے اس شہر کو عظمت حاصل ہوتی ہے اور دیکھنے والے کے سامنے ایک نیا منظر آتا ہے عام خاکستری پتھروں کی عمارتوں کے درمیان عین Balgirst کے گرجا کے بالمقابل سوئٹزرلینڈ کی اولین مسجد کا چھوٹا سا مینار جو تقریباً مکمل ہو چکا ہے سفید چمکتا نظر آتا ہے ایک اجنبی ہمارے گھروں کے اندر گھونسلہ بناتا ہے اور ہمیں اس کا احساس ہوتا ہے''۔

اس کے علاوہ جرمن زبان کے کئی اور اخبارات میں بھی مسجد کے سفید مینار کی تصویر کے ساتھ نوٹ شائع ہوئے۔ بازل کے اخبار National-Zeitung نے اپنی 19/اپریل 1963ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"سوئٹزرلینڈ میں مذہبی آزادی مختلف مذہبی جماعتوں کو پنپنے کا موقع دیتی ہے۔سوئٹزرلینڈ کی پہلی مسجد

زیورک میں پایا تکمیل کو پہنچ رہی ہے احمدیہ مشن جس کا مشن مغربی پاکستان میں ہے اس مسجد سے اپنے خطبات سنایا کرے گا۔ ہماری تصویر میں مسجد کا نفیس مینارہ جس کے اوپر ترکی انداز کا ہلال ہے نورخ سڑک زیورک پر نظر آرہا ہے۔"

مؤرخہ 3رمئی 1963ء کو جب مینار کے علاوہ مسجد کی عمارت پر بھی پینٹ ہو چکا تھا تو زیورک کے مشہور روزنامہ Dietad نے بڑے سائز کی تصویر اخبار کے آخری سرے پر نمایاں طور پر شائع کی اور نیچے لکھا کہ زیورک کی چھتوں کے اوپر ہلال۔ زیورک میں بالگرسٹ کے محلّہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ 1924ء میں جب اٹلی تشریف لے گئے تھے تو آپ نے فرانس اور سوئیٹزرلینڈ کے رستے سے وہ سفر کیا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ 1955ء میں دوبارہ سوئیٹزرلینڈ تشریف لے گئے جہاں زیورک میں حضورؓ کے طبی معائنے ہونے تھے۔ اس سفر کے دوران حضورؓ کے قیام کا انتظام Bagonie Strasse پر ایک مکان میں کیا گیا تھا۔ 10رمئی 1955ء کو پروفیسر روسیو نے حضورؓ کا طبی معائنہ کیا۔

5 جون 1955ء کو حضورؓ نے سوئیٹزرلینڈ کے مقامی نومسلم احباب کو ہوٹل Belvoir Park میں چائے کی دعوت پر مدعو کیا۔ حضورؓ نے انہیں انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے تیس سال قبل جب میں آپ کے ملک میں سے گزرا تھا تو اس کے قدرتی مناظر مجھے بہت اچھے لگے تھے۔ مگر آج میں آپ لوگوں کو پاکر اس سے بھی زیادہ خوش ہوا ہوں۔ آپ میرے روحانی بیٹے ہیں اور روحانی بیٹوں کو پانے کی خوشی اس سے کہیں زیادہ ہے جو ایک باپ کو اپنے جسمانی بیٹوں سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا قرب عطا فرمائے اور آپ کو دین اسلام کو اپنے ملک میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوئیس ٹی وی نے حضورؓ کا انٹرویو نشر کرنے کا پروگرام بنایا۔ 8 جون 1955ء کو حضورؓ رات نو بجے سے قبل ٹی وی سٹیشن تشریف لے گئے اور پہلے سٹوڈیو کے دفتر میں ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاحظہ فرماتے رہے۔ Dr. Tilgenkam نے حضور کا انٹرویو لیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفہ وقت کا انٹرویو ٹی وی پر نشر ہوا اور اس کا اعزاز سوئیس ٹی وی (Swiss Tv) کے حصے میں آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1967ء سے 1980ء تک پانچ مرتبہ سوئیٹزرلینڈ کا دورہ فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد بار وہاں تشریف لے گئے۔ حضورؒ کی سب سے اہم تصنیف Revelation Rationality Knowledge and Truth آپ کے اس لیکچر پر مشتمل ہے جو آپ نے 14رجون 1987ء کو زیورک یونیورسٹی میں سوا آٹھ بجے شام اسلام کی خوبیوں اور اس کے محاسن کے موضوع پر ارشاد فرمایا تھا۔ اس لیکچر کا اہتمام محترم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی کی درخواست پر زیورک یونیورسٹی کے Ethnology کے پروفیسر Dr. Karl Henking نے یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ مذہب میں تو طلباء کو کوئی دلچسپی نہیں ہے، لیکن اگر آپ اس کا موضوع اسلام کی بجائے الہام (Revelation) اور عقلیت پسندی (Rationality) رکھ لیں اور دونوں کے درمیان موازنہ کر کے یہ دکھائیں کہ دونوں ہی اپنے منفرد پہلوؤں اور راستوں سے علم (Knowledge) اور لازوال سچائی (Truth) کی راہ دکھلاتے ہیں تو ان کے خیال میں یہ ایک ایسا مضمون ہوگا جو طلباء کیلئے زیادہ دلچسپ ثابت ہوگا۔ چنانچہ ان کی اس تجویز کو قبول فرماتے ہوئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیورک یونیورسٹی میں لیکچر دیا اور بعد میں پھر اسی نام کے ساتھ یہ لیکچر مزید اضافوں اور تفصیلات کے ساتھ کتابی شکل میں شائع ہوا۔

سوئیٹزرلینڈ میں جماعت کے نئے سینٹر کا تعارف

بہر حال سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ سوئیٹزرلینڈ جماعت کے نئے سنٹر Wigoltingen کی طرف روانہ ہوا جو جماعت نے 2005ء میں خریدا تھا۔ اسکی خرید کا پس منظر یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب 1992ء میں سوئیٹزرلینڈ تشریف لے گئے تھے تو حضورؒ نے جماعت کو تاکید کی تھی کہ سوئیٹزرلینڈ میں بھی کسی جگہ جماعت کیلئے زمین خریدیں تاکہ جماعتی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جاسکیں خواہ وہ جگہ آبادی سے ہٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح کہ جب مسجد فضل لندن کیلئے جگہ لی گئی تھی تو وہ شہر سے باہر تھی اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا کہ لندن خود آجائے گا اور آج واقعی لندن، مسجد فضل کے پاس آپہنچا ہے۔ پس حضور کے ارشاد پر جماعت نے کوشش جاری رکھی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں احباب جماعت کو تاکید کی کہ نئی جگہ خریدیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت کو یہ جگہ ملی جو 6787 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ اردگرد کسانوں کے فارمز اور مکانات ہیں۔ اس جگہ پر پندرہ کمروں اور دو ہالز پر مشتمل ایک تین منزلہ بلڈنگ 1870ء سے تعمیر شدہ موجود ہے۔ جس میں سے ایک ہال قبلہ رخ ہی بنا ہوا ہے جس کا نام حضور انور نے 22 اپریل کو محترم امیر صاحب اور محترم مربی صاحب سوئیٹزرلینڈ کے ساتھ اپنی میٹنگ کے دوران ''مسجد نور'' مرحمت فرمایا۔ تقریباً چھ ہزار مربع میٹر جگہ ابھی خالی پڑی ہے۔ یہ سنٹر بڑی پُرفضا جگہ پر واقع ہے اور زیورک سے 54 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک موٹر وے کے ساتھ منسلک ہے۔ یہاں سے جرمنی صرف پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر واقع ہے۔ یورپ کی سب سے بڑی آبشار Rainfall اس جگہ سے 39 کلومیٹر پر ہے۔ سوئیٹزرلینڈ کا مشہور انڈسٹریل شہر Winterthur یہاں سے تقریباً اکتیس کلومیٹر پر واقع ہے۔ اس جگہ کے حصول کے وقت پہلے تو اردگرد کی آبادی کی طرف سے جماعت کی بہت سخت مخالفت ہوئی اور اخباروں میں بھی اس کا بڑا چرچا ہوا لیکن جماعت نے کئی سرکاری اور غیر سرکاری افراد نیز چرچ کے لوگوں کو جماعت کے پرامن اور ملکی قوانین کی پابندی کرنے والی جماعت ہونے کے حوالے سے متفرق میٹنگز میں یقین دہانی کروائی اور پھر ایک عام پبلک مجلس میں سب لوگوں کے ہر قسم کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دے کر انہیں اطمینان دلایا گیا تو پھر کئی لوگوں اور بعض پادریوں نے بھی جماعت کے حق میں بیان دینے شروع کئے اور رائے عامہ ہموار ہوئی اور کافی تگ و دو اور کوشش کے نتیجہ میں بالآخر نومبر 2005ء میں ہمیں اس جگہ کا قبضہ مل گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

شروع سے ہی یہاں کی کونسل پر یہ واضح کردیا گیا تھا کہ اس بلڈنگ کے نچلے دو ہال مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ مسجد کے طور پر استعمال ہونگے جبکہ پہلی منزل دفاتر کے طور پر اور دوسری منزل رہائشی مقاصد کیلئے استعمال ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی خرید کے وقت 2005ء سے ہی اس جگہ پر خدام اور انصار کے وقار عمل ہوتے آرہے ہیں۔

اردگرد کی جماعتوں Winterthur اور Thurgan کے احباب نماز جمعہ یہیں ادا کرتے ہیں۔ 2007ء سے مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات بھی اسی جگہ پر منعقد ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت کے دوسرے تبلیغی اجلاسات بھی یہاں ہوتے ہیں۔ احباب جماعت نے بڑے اخلاص سے اس جگہ کی خرید کیلئے مالی قربانیاں پیش کیں اور تا حال کر رہے ہیں۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔ جماعت احمدیہ سوئیٹزرلینڈ کا گزشتہ جلسہ سالانہ 2009ء بھی حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر اسی جگہ بڑا ٹینٹ لگا کر منعقد کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بہت کامیاب رہا بلکہ احباب جماعت نے بھی پہلی بار یہاں جلسہ سالانہ کے ماحول اور اس کی برکتوں کو محسوس کیا اور اس سے خوب فیضیاب ہوئے جبکہ اس سے پہلے جماعت مختلف شہروں میں ہال کرایہ پر لے کر اپنے جلسے منعقد کرتی رہی ہے۔

اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے سوئیٹزرلینڈ کے اس نئے سنٹر کے علاوہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" میں پہلی بار ورود فرمایا اور اسی طرح والنسیہ میں سپین کی دوسری مسجد "بیت الرحمٰن" کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ قبل ازیں کسی رپورٹ میں ان دونوں کے بارہ میں کوئی کوائف درج نہیں کئے جاسکے۔ اس لئے یہاں ان کا احوال بھی کچھ بیان کر دیتا ہوں۔

بیت التوحید (اٹلی) کا مختصر تعارف

جماعت احمدیہ اٹلی کا مشن ہاؤس "بیت التوحید" بولونیا (Bologna) شہر سے 25 کلومیٹر کی دوری پر واقع قصبہ سان پیٹرو ان کازالے (San Pietro in Casale) میں واقع ہے۔ بولونیا سے Padova اور Venice جانے والی ہائی وے سے Altedo جانے والی سڑک پر اتر کر قریباً سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد دائیں طرف ایک چھوٹی سی سڑک نکلتی ہے اور بل کھاتی ہوئی ایک کشادہ عمارت کے سامنے آکر ختم ہوجاتی ہے جو کہ جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" کی عمارت ہے۔ اس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ قصبہ اگرچہ رومن زمانے سے آباد ہے لیکن تاریخی دستاویزات میں اس کا ذکر 1223ء سے ملتا ہے۔

مشن ہاؤس کے گیٹ سے اندر داخل ہوں تو سامنے ایک Drive way ہے جہاں چار پانچ گاڑیاں آسانی سے پارک کی جاسکتی ہیں۔ اس Drive way کے بائیں جانب ایک Garden ہے اور پھر ایک تین منزلہ مکان ہے۔ اس مکان کی ہر منزل کا رقبہ 100 مربع میٹر ہے اور اس لحاظ سے کل مکانیت 300 مربع میٹر کی ہے۔ مکان کی پچھلی جانب ایک ہال ہے جو 100 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس ہال کے ایک طرف 50 مربع میٹر کا ایک کمرہ ہے جس کے ساتھ Bathroom بھی ملحق ہے۔

یہ مکان جس زمین پر واقع ہے اسکا کل رقبہ تقریباً 1000 مربع میٹر ہے۔ مکان کے سامنے اور بائیں جانب 9000 مربع میٹر (اڑہائی ایکڑ) رقبہ کی زرعی زمین بھی جماعت احمدیہ اٹلی کی ملکیت ہے۔ بیت التوحید کو 27رمئی 2008ء میں خریدا گیا تھا۔ اس کی ازسرنو تعمیر کی باقاعدہ اجازت مل چکی ہے اور انشاء اللہ جلد یہ کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد مکان کی دوسری منزل پر رہائش کے لیے ایک فلیٹ بن جائے گا جب کہ پہلی اور تیسری منزلوں پر جماعت کے کاموں کیلئے ہال بنا دئے جائیں گے۔

والنسیہ میں جماعتی مرکز کا تعارف

سپین کے شہر والنسیہ میں مسجد "بیت الرحمٰن" کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 11راپریل 2010ء کو اتوار کے روز رکھا تھا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 2900 مربع میٹر ہے جسے جون 2006ء میں مبلغ چار لاکھ پچیس ہزار یوروز میں خریدا گیا تھا۔ خرید کے وقت پہلے سے ہی تقریباً 200 مربع میٹر پر ایک رہائشی گھر بنا ہوا تھا۔ بقیہ حصہ پر مختلف سایہ دار درخت نیز مالٹے اور لیموں کے پودے لگے ہوئے تھے۔ رہائشی حصہ میں چار کمرے، ایک ہال، کچن اور دو باتھ رومز بنے ہوئے ہیں جبکہ اس کے تہہ خانہ میں دو چھوٹے کمرے، ایک سٹور اور ایک باتھ روم بنا ہوا ہے۔ جب یہ پلاٹ خریدا گیا تو اس وقت سے اوپر کے حصہ میں موجود ہال کو جماعت نے مردوں کی مسجد کے طور پر استعمال کرنا شروع کردیا جبکہ نیچے والے کمرے لجنہ کی مسجد کے طور پر استعمال ہونے لگے اور بقیہ حصہ میں مبلغ کی رہائش ہے۔ اس کے علاوہ پلاٹ کی جو خالی جگہ ہے وہاں پر انشاء اللہ مسجد ''بیت الرحمان'' تعمیر کی جائے گی۔ تعمیر کا منصوبہ اس وقت اجازت کے مراحل میں ہے۔ مسجد کی عمارت اگرچہ الگ ہوگی لیکن وہ موجودہ عمارت کے ساتھ اس طرح ملی ہوگی کہ باہر سے ایک ہی بلڈنگ نظر آئے گی۔ اس مسجد کی دو منزلیں ہونگی۔ نچلے حصہ میں مردوں کیلئے ہال ہوگا جس میں کم و بیش ساڑھے تین سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی جبکہ اوپر کی منزل لجنہ کیلئے مختص ہوگی۔ اس کمپلیکس کے اندر مسجد کے علاوہ لائبریری، دفتر، کچن اور ڈائیننگ روم بھی بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

سوئیٹزرلینڈ کے اندر سفر کے حالات

سپین کی دوسری مسجد اور اٹلی کے پہلے مشن ہاؤس کے ذکر کے بعد اب میں پھر اٹلی سے سوئیٹزرلینڈ کے دوسرے نئے مرکز "مسجد نور" تک کے سفر کی طرف واپس لوٹتا ہوں جو بارڈر کراس کرنے اور میٹنگ پوائنٹ پر کچھ دیر قیام کے بعد دنیا کے خوبصورت ترین ملک سوئیٹزرلینڈ کی شاہراہ A2 پر Lugano کے پاس سے گزرتے ہوئے طے کیا جا رہا تھا۔ اس رستہ میں ہر طرف قدرت نے بڑی فیاضی سے جو حسین اور دلکش مناظر پھیلا رکھے ہیں قافلے کے افراد ان سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وقتاً فوقتاً ان میں سے بعض مناظر کو اپنے کیمروں کے ذریعہ محفوظ کرتے رہے۔ ہر آنے والے لمحہ میں نظروں کے سامنے جب نیا منظر نمودار ہوتا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورتی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا تھا۔ واقعی یہ اتنے خوبصورت مناظر ہیں کہ انہیں دیکھ کر خدا کی حمد سے دل بھر جاتا تھا اور بے اختیار فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔

Bellinzon شہر گزرنے کے تھوڑی دیر بعد ہماری گاڑیاں موٹروے A 2 کو چھوڑ کر دوسری موٹروے A 13 پر آگئیں۔ ابھی ہم نے صرف 65 کلومیٹر کا فاصلہ

طے کیا ہوگا کہ Mesocco نامی گاؤں کے فوراً بعد سڑک اس پہاڑ پر چڑھنے لگی جو کچھ ہی دیر پہلے ہمیں عین سامنے نظر آرہا تھا۔ بلندی کی طرف یہ سفر بڑا پر لطف تھا۔ کبھی پہاڑ ہمارے دائیں جانب آجاتا تو کبھی ہم پہاڑ کے دائیں جانب ہوتے۔ ہم مسلسل بلندی کی طرف جارہے تھے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہم اس برف کے درمیان سے گزر رہے تھے جو دور سے ہمیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر نظر آرہی تھی۔ پہاڑ کے اوپر موسم سرد تھا۔ جھیل کا پانی بھی ابھی جما ہوا تھا اور درخت بھی موسم بہار کے رنگوں سے ابھی عاری اور خشک دکھائی دے رہے تھے۔ اسی سڑک پر اگر مزید بلندی کی طرف سفر کرتے جائیں تو San Bernadino نامی درہ آتا ہے جو سال میں چھ مہینے برف سے ڈھکا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے اکتوبر سے لے کر مئی تک بند رہتا ہے۔ اس پہاڑ کے نیچے اب چھ کلومیٹر لمبی سرنگ بنا دی گئی ہے تاکہ یہ رستہ ٹریفک کے لئے پورا سال کھلا رہے۔ اٹلی سے آسٹریا اور جرمنی کے بعض علاقوں میں جانے کے لئے یہی رستہ استعمال ہوتا ہے۔ سرنگ گزرتے ہی جہاں پہاڑ کی اترائی شروع ہوتی ہے وہاں جرمن سوئس (یعنی سوئٹزرلینڈ کا وہ علاقہ جہاں جرمن زبان بولی جاتی ہے) کی سرحد بھی شروع ہوجاتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے اس علاقے میں ایک اور زبان بھی بولی جاتی ہے جس کا نام Rätoromanisch ہے۔ یہ زبان لاطینی سے نکلی ہے اور اسے اس علاقہ کے چالیس ہزار لوگ بولتے ہیں۔ اس طرح سے سوئٹزرلینڈ میں کل چار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ باقی زبانوں میں سے جرمن 70 فیصد علاقے میں اور فرنچ 23 فیصد علاقہ میں بولی جاتی ہے جب کہ 7 فیصد علاقے میں اطالوی زبان بولی جاتی ہے۔ بل کھاتی ہوئی سڑک پر تنگ دروں سے گزر کر جب ہم نیچے پہنچے ہیں تو Thusis نامی شہر آگیا۔ اس سے آگے تھوڑے فاصلہ پر Chur شہر واقع ہے جو صوبہ Grabünden کا دارالحکومت ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے نیشنل امیر مکرم طارق ولید Tarnutzer صاحب کا تعلق اسی علاقے سے ہے۔ Thusis سے Chur کی طرف جاتے ہوئے سڑک کے بائیں جانب Tamins نامی وہ گاؤں آباد ہے جہاں محترم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ پیدا ہوئے اور پرورش پائی۔

یہ علاقہ یورپ کے مشہور دریا Rhein کا منبع بھی ہے۔ Chur شہر کے بعد سوئٹزرلینڈ کا مشہور علاقہ Heidiland شروع ہوجاتا ہے۔ اس علاقے کو ایک بچی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کا نام Heidi تھا۔ اس کے والدین فوت ہوگئے تھے اور وہ پہاڑوں میں اپنے دادا اور دادی کے ساتھ رہتی تھی۔ Heidi اب ایک رومانوی کردار کے طور پر مشہور ہے جسے اب بچوں کی کہانیوں، فلموں اور کارٹونوں میں استعمال کیا جا رہا ہے اور بچے اس سے خوب واقف ہیں۔ Chur سے نکل کر جیسے ہی قافلہ St. Gallen کی طرف جانے والی سڑک پر آیا تو وادی یک دم کشادہ ہوگئی اور پہاڑوں کی بلندی کی جگہ اب سرسبز میدانوں نے لے لی۔ St. Gallen جانے والی سڑک کے دائیں جانب دریائے Rhein بہتا ہے۔ یہاں سے کچھ ہی فاصلہ پر دریائے رائن کے ساتھ ساتھ Lichtenstein کا ملک شروع ہو جاتا ہے جو یورپ کا ایک بہت ہی چھوٹا سا ملک ہے جس کی سرحدیں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا سے ملتی ہیں اور کل آبادی تیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ Vaduz اس کا دارالحکومت ہے۔ اس کی 75 فیصد آبادی کیتھولک چرچ سے منسلک ہے۔ اس ملک کے ایک لوکل باشندے مکرم علی احمد Kunz صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی سال پہلے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی جو ماشاء اللہ بڑے ہی مخلص اور نیک انسان ہیں۔ اسی سڑک پر St. Gallen شہر سے ذرا پہلے دائیں طرف ایک وسیع وعریض جھیل نظر آتی ہے جس کا نام Bodensee ہے اور جو یورپ کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ یہ جھیل جرمن زبان بولنے والے تین ملکوں جرمنی، آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔

St. Gallen کے پاس سے گزرتے ہوئے ہمارا قافلہ Atikon کے قریب جاکر موٹروے A7 پر آگیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہم صوبہ تھورگاؤ کے صدر مقام Frauenfeld کے پاس سے گزر رہے تھے۔ اس کے بعد ہماری گاڑیاں Romanshorn کی طرف جانے والی موٹروے کی طرف مڑ گئیں۔ اس کے فوراً بعد ہماری منزل یعنی Wigoltingen کا Exit آگیا جہاں ہماری مسجد نور اور سوئٹزرلینڈ جماعت کا نیا سنٹر واقع ہے۔

Wigoltingen ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا رقبہ 1713 ہیکٹر اور آبادی 2200 نفوس پر مشتمل ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے مشرقی حصہ میں یہ قصبہ یہاں کے پرانے ترین قصبوں میں شمار ہوتا ہے جس کا ذکر 889ء سے تاریخ اور مختلف دستاویزات میں ملتا ہے۔ زیورک شہر سے یہ 54 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ ریل کی سہولت یہاں 1855ء سے موجود ہے اور اسی طرح موٹروے A7 پر واقع ہونے کی وجہ سے کار کے ذریعہ بھی یہاں پہنچنا بہت آسان ہے۔ Wigoltingen کا لفظ Wigwalt سے نکلا ہے جس کے معنی بہادر ہیرو کے ہیں۔

2004ء کے دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے سوئٹزرلینڈ جماعت کو جب ایک کھلی جگہ خریدنے کا ارشاد فرمایا تو اس کے ایک ہی سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ جگہ خریدنے کی توفیق عطا فرمادی جو 6787 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور کبھی لکڑی کی ایک ورکشاپ کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔ 27 اکتوبر 2005 کو یہ جگہ جماعت کے نام منتقل ہوئی۔ یکم نومبر 2005 کو جب اس کا قبضہ ملا تو اسی دن جماعت نے یہاں ایک تقریب کا انعقاد کیا جس میں نیشنل عاملہ، صدران جماعت، لوکل جماعتوں تھورگاؤ اور ونٹرتھور کے افراد کو دعوت دی گئی۔ مکرم اویس طاہر صاحب کو اس جگہ پر سب سے پہلی اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ ایک چھوٹی سے تقریب کا آغاز ہوا جو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کروائی۔ دعا کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس جگہ کی خرید اور اس میں درپیش مشکلات اور پھر حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اعجازی رنگ میں خدا تعالیٰ کی مدد کا تذکرہ کیا اور بلڈنگ کی مرمت کے حوالے سے احباب کے ساتھ مشورے کئے کیونکہ یہ جگہ بہت خستہ حالت میں تھی اور اس کو از سر نو مرمت کی اشد ضرورت تھی۔ مرمتوں کے بعد اب اس کی پہلی منزل (گراؤنڈ فلور) پر دو ہال ہیں جن کو مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک ہال میں تقریباً 90 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ دوسری منزل پر مربی ہاؤس، دفاتر اور گیسٹ ہاؤس اور واش رومز ہیں۔ جبکہ تیسری منزل پر حضور انور اور افراد خانہ کی رہائش گاہ بنائی گئی ہے۔ اس کے اوپر Loft کو تعمیر کیا گیا ہے جہاں MTA کیلئے اسٹوڈیو اور اسی طرح سامان سٹور کرنے کیلئے الماریاں بنائی گئی ہیں۔

مسجد نور میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال

شام سات بجکر 45 منٹ پر حضور انور اپنے قافلہ کے ہمراہ مسجد نور ویگولٹنگن (Wigoltingen) میں ورود فرما ہوئے جہاں پانچ سو کے لگ بھگ مرد و زن اور بچے اپنے دیدہ و دل فرش راہ کئے بڑی بے تابی اور محبت سے پیارے اور محبوب امام کا انتظار کر رہے تھے۔ اگرچہ آج چھٹی کا دن تو نہیں تھا لیکن پھر بھی خلیفۂ وقت کے دیدار کے شوق میں کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بوڑھے اور کیا بچے، سبھی دور دور کے شہروں سے حضور انور کی آمد سے بہت پہلے یہاں پہنچ چکے تھے اور قطاریں بنائے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے اپنے شفیق اور محسن آقا کے منتظر تھے۔ بچے بچیاں اپنے نئے کپڑوں میں خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے کہ آج محبتیں بکھیرنے کیلئے وہ دلداران کے پاس آرہا تھا جسے MTA کی سکرین پر دوسرے بچوں سے پیار کرتے دیکھ کر انہیں ان بچوں کی قسمت پر رشک آیا کرتا تھا۔ پس آج جب انہیں اپنی اس دلی خواہش کے پورا ہونے کے آثار نظر آنے لگے تو وہ خدا کی اس عنایت پر بڑی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ ان کی ہر حرکت سے خوشیاں جھلکتی دکھائی دیتی تھیں۔ یقیناً ان کے دل اس موقعہ پر اللہ کی حمد کے ترانے گا رہے ہونگے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد کی خوشی میں مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا جبکہ بڑی بلڈنگ پر برقی قمقموں سے چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ داخلی رستہ پر ایک آرائشی گیٹ بنا کر اس پر ''انی معک یا مسرور'' کا بینر لگایا گیا تھا۔ اس نئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نمازوں کی ادائیگی کیلئے 30 X 15 فٹ کی ایک بڑی مارکی لگائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر خدمتوں کیلئے چند چھوٹی مارکیاں بھی لگی ہوئی تھیں۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد نور کے احاطہ میں داخل ہوئی تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ بچوں اور بچیوں نے اردو اور جرمن زبان میں کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ استقبالیہ نظمیں پڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر پڑھی جانے والی اردو نظموں میں سے چند اشعار یہاں پیش کرتا ہوں۔

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام
سب نے رشک خاص سے بھیجے اسے کیا کیا سلام
جب بھی آیا اس کے دیوانوں میں دیوانے کا نام
ہم وارثِ دیں، وارثِ دیں، وارثِ دیں ہیں
پھولوں کی مہک ہیں کبھی شعلوں کی زباں بھی
افریقہ کے صحراؤں میں کیا ہم نے اجالا
یورپ کے کلیساؤں میں بھی ہم نے اذاں دی
محبت کا ساون برسنے لگا ہے گلستان احمد مہکنے لگا ہے
ہو سب کو مبارک یہ دن ہے خوشی کا ہر اک احمدی یہ کہنے لگا ہے
صدائیں سنو آسمان و زمیں کی زمانے کا دھارا بدلنے لگا ہے
منادی کرا دو نقارے بجا دو کہ ڈنکا خلافت کا بجنے لگا ہے
مرحبا، صد مرحبا، اھلاً وسھلاً مرحبا اے امیر المومنیں
اے کوہساروں کی زمیں تجھ کو مبارک صد ہزار
وہ بادشاہ آیا ہے جس کا صدیوں سے تھا انتظار
ملک بھی گاتے ہیں نغمے کیسے پیارے دلنشیں
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
مصطفیٰ کے نور سے ماہتاب ہے اس کی جبیں
سایۂ رحمت ہو تجھ پر روح القدس تیرا امیں
آسماں سے آ رہی ہے اک صدا اے دلنشیں

اسی دوران ایک طفل عزیزم زبیر خان نے حضور انور کی خدمت میں اور ایک بچی عزیزہ رمشہ خالق نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حاضرین کے جوش وجذبہ کے جواب میں ہاتھ ہلا کر بلند آواز سے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے انہیں سلامتی کی دعا دی اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ 8 بجکر 45 منٹ پر مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھانے کیلئے بڑی مارکی میں تشریف لائے۔ اذان اور اقامت کہنے کی سعادت محترم بشارت انیس صاحب کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے مشن ہاؤس کی بلڈنگ اور نئی جگہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور بلڈنگ کے اس حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں قافلہ کی رہائش کا بندوبست تھا اور ایک ایک کمرے کا معائنہ فرمایا۔ حضور جب نچلی منزل پر واقع اس ہال میں داخل ہوئے جہاں لجنہ نمازیں پڑھتی ہیں تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ ہال مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مستورات یہاں نمازیں پڑھتی ہیں۔ یہ سن کر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی زیورک والی مسجد کی ساری عمارت اسی ایک ہال میں سما سکتی ہے۔ پھر حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور شب بخیر۔

(باقی آئندہ)

طلباء کیلئے مفید معلومات:..........................

اِنجینئرنگ میں پوسٹ گریجویشن کیلئے آل انڈیا سطح کا امتحان (GATE-2010)

انجینئرنگ گریجویٹ امیدواروں کیلئے ماسٹر ڈگری کورسس میں آل انڈیا سطح پر داخلہ کیلئے جو امتحان ہوتا ہے وہ GATE ہے Graduate Aptitide Test in Engineering یہ امتحان اس سال آن لائن اور آف لائن ہو رہا ہے۔ جو آن لائن 30 جنوری 2011 کو ہوگا اور آف لائن ٹیسٹ 13 فروری 2011 کو ہوگا۔ یہ امتحان ملک بھر میں ہوگا۔ سال 2011 کا Gate امتحان IIT مدراس (چینائی) میں منعقد کر رہا ہے۔ اس کیلئے کسی بھی برانچ کیلئے BE, B.Tech, B.Arch امیدوار کے ساتھ ماسٹر ڈگری MSC ریاضی، کمپیوٹر سائنس کے امیدوار اہل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیول ڈگری پانچ سالہ کورس کامیاب امیدوار بھی اہل ہیں۔ Gate میں شرکت کیلئے فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 2 نومبر مقرر کی گئی ہے مزید تفصیلات کیلئے ذیل کے ویب سائیٹ ملاحظہ کریں:۔

http:gate.iitm.ac.in, www.iitb.ac.in/gate, www.iitd.ac.in/gate

(بشکریہ: روزنامہ سیاست حیدرآباد)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:20766 مَیں سلطان احمد صدیقی ولد: مکرم عبدالستار صاحب صدیقی قوم: احمدی پیشہ: تجارت عمر: 43 سال پیدائشی احمدی ساکن: ننگل باغبان قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شہامت علی درویش العبد: سلطان احمد صدیقی گواہ: طارق محمود

وصیت نمبر:20767 مَیں شبانہ شمیم زوجہ: مکرم سلطان احمد صدیقی صاحب قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 37 سال پیدائیشی احمدی ساکن: ننگال باغبان قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2008-10-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ کسی قدر منقولہ جائیداد ضرور ہے۔ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے: حق مہر مبلغ گیارہ ہزار (-/11,000) روپے بذمہ خاوند مکرم سلطان احمد صاحب صدیقی۔ زیورات طلائی: کانٹے، لاکٹ، انگوٹھیاں دو عدد، جھومر کل وزن 030-26 گرام 22 کیریٹ کل قیمت -/31110 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شہامت علی درویش الامۃ: شبانہ شمیم گواہ: طارق محمود

وصیت نمبر:20768 مَیں سلیمہ اختر زوجہ: مکرم محمد رفیق طارق قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 40 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ زیور کی صورت میں 3 گرام سونے کی بالیاں ہیں اور خاوند سے بطور جیب خرچ ماہانہ دو صد روپے ملتے ہیں۔ آئندہ اگر کسی قسم کی کوئی آمد یا جائیداد وغیرہ ہوگی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد مبشر الامۃ: سلیمہ اختر گواہ: مجید الدین

وصیت نمبر:20769 مَیں محمد رفیق طارق (معلم وقف جدید اندرون) ولد: مکرم سید محمد (مرحوم) قوم: احمدی پیشہ: تجارت صدر انجمن احمدیہ عمر: 44 سال پیدائشی احمدی ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موضع ننگل باغباناں میں خاکسار کا ایک آٹھ مرلے کا پلاٹ ہے۔ جسکی موجودہ قیمت -/20,000×8=-/1,60,000 روپے ہے۔ جسکی نصف زمین بڑے بیٹے کے نام ہبہ کی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار کے آبائی گاؤں شیندرہ پونچھ صوبہ جموں میں بارہ کنال زمین ہے جس کے حصہ دار چھ بھائی دو بہنیں اور والدہ بھی حیات ہیں۔ زمین ابھی تک مشترکہ ہے حصہ نہیں کئے۔ جب حصہ کئے جائیں گے جتنی زمین خاکسار کے حصہ میں آئے گی اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردونگا انشاء اللہ۔ اسی طرح اگر اسکے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد مبشر العبد: محمد رفیق طارق گواہ: مبشر احمد ندیم

وصیت نمبر:20770 مَیں وزیر عالم ولد: مکرم قیام الدین صاحب مرحوم قوم: احمدی مسلمان پیشہ: سرکاری نوکری عمر: 25 سال تاریخ بیعت 2008 ساکن: براہمن ماجرہ ڈاکخانہ: سرہند منڈی ضلع: فتیح گڑھ صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے والد محترم مکرم قیام الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ اور والدہ محترمہ حیات ہیں۔ خاکسار کے پاس ایک مکان سرہند گاؤں براہمن ماجرہ سرسر میں بھی جائیداد ہے مگر والدہ کے نام ہے۔ فی الحال خاکسار کے پاس کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ جب بھی بہار اور پنجاب کی جائیداد خاکسار کے نام ہوگی اس کا 1/10 حصہ خاکسار مجلس کارپرداز کو ادا کروں گا اور ملنے پر اطلاع مجلس کو دے دے گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6,840 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد مبشر العبد: وزیر عالم گواہ: محمد بشیر خان معلم سلسلہ

وصیت نمبر:20771 مَیں پی۔ رشال سلیم ولد: مکرم محمد سلیم قوم: احمدی پیشہ: طالب علم عمر: 21 سال پیدائشی احمدی ساکن: کوڈالی ڈاکخانہ: کوڈالی ضلع: کنور صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-08-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار زیر تعلیم ہے اس وقت خاکسار کا منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میرے والدین حیات ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ /-500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: عبدالسلام معلم سلسلہ العبد: پی رشال سلیم گواہ: سی۔ ایم حسن

وصیت نمبر:20772 مَیں نزانہ انور بنت انور احمد اے۔ پی قوم: مسلم پیشہ: طالب علم عمر: 21 سال پیدائشی احمدی ساکن: کوڈالی ڈاکخانہ: کوڈالی ضلع: کنور صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارہ اس وقت تعلم حاصل کر رہی ہے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والدین اس وقت حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے عبدالسلام معلم سلسلہ الامۃ: نزانہ انور گواہ: پی۔ وی بشیر الدین

وصیت نمبر:20773 مَیں روبینہ بی بی زوجہ محمد بنی اسرائیل قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 24 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن: ملکی پالاسی ڈاکخانہ: سوکی ضلع: مرشید آباد صوبہ: بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میری منقولہ جائیداد میں کان کی بالیاں وزن 2/1.2 گرام جس کی مالیت /-2,500 روپے ہوگی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی والدین کی طرف سے ملنے کی امید ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند -/40,000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد نوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: روبینہ بی بی گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:20774 مَیں W.S نیلم افروز زوجہ مکرم پی۔ ایم بشیر احمد قوم: احمدی مسلم پیشہ: پراوٹ سکول ٹیچر عمر: 29 سال پیدائشی احمدی ساکن: النلور ڈاکخانہ: النلور ضلع: پالگاٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-03-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیورات: ہار تین عدد کل وزن۔ 68 گرام۔ {22 کیرٹ}۔ انگوٹھی ایک عدد 2 گرام {22 کیرٹ}۔ پایل دو عدد 24 گرام {22 کیرٹ}۔ حق مہر۔ بالیاں دو عدد 10 گرام {22 کیرٹ}۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی ور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔ قمر الدین الامۃ: W.S نیلم افروز گواہ: ھدایت اللہ خان

وصیت نمبر:20775 مَیں شوکت علی وی۔ پی ولد: وی۔ پی محمد قوم: احمدی پیشہ: کاشتکاری عمر: 46 سال تاریخ بیعت 1987-07-01 ساکن: ایڑ تنالوکرہ ڈاکخانہ: ایڑ تنالوکرہ ضلع: پالگاٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-06-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کی ماہانہ آمد مبلغ۔ -/6,000 روپے ہے۔ نمبر 2 غیر منقولہ جائیداد تین ایکڑ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت -/50,00000 {پچاس لاکھ} روپے ہے۔ نمبر 3۔ 60 سینٹ زمین کھیت موجودہ قیمت -/2,00000 {دو لاکھ} روپے ہے۔ نمبر 4 خاکسار کے نام بنک میں مبلغ -/6,00000 {چھ لاکھ} روپے ہے۔ کل میزان -/58,00000 {اٹھاون لاکھ} روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا ور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔ قمر الدین العبد: شوکت علی وی۔ پی گواہ: کے ناصر احمد انسپکٹر بیرون

وصیت نمبر:20776 مَیں بشریٰ شمس زوجہ مکرم ایچ شمس الدین قوم: احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 32 سال پیدائشی احمدی ساکن: الا نلور ڈاکخانہ: الا نلور ضلع: پالگاٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-11-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ -/15,000 روپے۔ زیور طلائی ہار ایک عدد وزن 24 گرام 22 کیرٹ -/22,900 کڑے دو عدد وزن 24 گرام -/22,900۔ ایک جوڑی بالی وزن 2 گرام قیمت۔ -/1,700 زمین ریڑ باغ 29 سینٹ نمبر 8411A, 8412A1۔ بمقام الانلور، اور پالگاٹ مالیت 1,60,000 میرا گذارہ آمد از جائیداد سالانہ /-8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی ور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر 07-11-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین الامۃ: بشریٰ شمس گواہ: محمد انور

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

MTA INTERNATIONAL

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	رات	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	رات	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہ ھُدیٰ Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	رات	

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶)

میں ہر شخص کو ظلم سے پاک کرے۔ فرمایا: ہم پر دین کی وجہ سے ظلم ہو رہے ہیں اور دین کی خاطر لڑائیوں سے ہمیں زمانے کے امام نے روک دیا ہے۔ دعا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے، جس سے انشاء اللہ ہماری فتح ہونی ہے۔ ہمارا اصل مقصد خدا کی رضا کا حصول ہے، فتنہ فساد اور قانون کو ہاتھ میں لینا ہمارا کام نہیں ہے۔ الٰہی جماعتوں کا کام صبر کرنا ہے۔

فرمایا: یہ ظلم اور سرکشیاں عارضی ہیں اور تیزی سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ الٰہی جماعتوں کا مقصد بندے کا خدا سے تعلق جوڑنا ہے اور یہی مقصد لیکر اس زمانے میں مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو نبی کی تائید میں نشانات دکھاتا ہے، ظاہر ہو رہے ہیں اور کوئی طاقت اور بڑائی مخالفین کو تباہی سے نہیں بچا سکتی اور یہ اللہ کی سنت ہے جو ہمیشہ سے جاری ہے اور جاری رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے اور دنیا کے حق میں ہماری دعائیں قبول بھی فرمائے اور یہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں اور ہم والعاقبة للمُتّقین کے حقیقی مصداق بن کر فتح اور نصرت کے نظارے دیکھنے والے بنیں۔ آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش فرمایا۔☆

دُعائے مغفرت

افسوس! میرے والد سید ڈاکٹر محمد یونس صاحب مرحوم بعمر ۸۰ سال بھاگلپور جبار چک میں مورخہ ۲۵ اگست بروز بُدھ صبح وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اسلئے اپنے احاطے میں امانتاً رکھا گیا ہے اور بعد دفتری منظوری کے تابوت قادیان لایا جائے گا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ سبھی بچے شادی شدہ ہیں۔ مرحوم نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند ملنسار اور مہمان نواز غریب پرور تھے۔ قادیان سے ان کا دلی لگاؤ تھا۔ جلسہ سالانہ میں ہمیشہ شرکت کرتے تھے۔ مرحوم جلسہ کے موقع پر مرحوم ذاتی خدمات بھی دیا کرتے تھے۔

(نصرت منصور۔ بھاگلپور)

☆......مکرم محمد عبد العزیز صاحب ساکن چنتہ کنٹہ حال مقیم حیدر آباد ولد مکرم محمد عبد الصمد صاحب مرحوم اچانک حرکت قلب بند ہونے سے بعمر ۵۸ سال حیدر آباد میں مورخہ ۱۰۔۵۔۵ صبح ساڑھے آٹھ بجے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اسلئے احمدیہ قبرستان چنتہ کنٹہ میں امانتاً رکھا گیا ہے بعد دفتری کاروائی اور منظوری کے طابوت قادیان لایا جائے گا۔ عزیز نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جس میں دو بچوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور دو باقی ہیں۔ مرحوم نیک صوم وصلوٰۃ کی پابند ہنس مکھ ملن سار اور اکثر قادیان میں اجتماعات میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والے وجود تھے۔

(نصیر احمد خادم۔ نمائندہ بدر)

اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے نیز ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 14 October 2010 Issue No. 41

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

ہر ملک کے احمدی کو اپنے ملک کو دنیا کے ملکوں میں نمایاں طور پر دیکھنے کی خواہش بھی ہے اور اس کے لئے وہ کوشش اور دعا بھی کرتا ہے اور کرنی چاہئے

جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت اور خلافت احمدیہ کو کسی ملک اور کسی حکومت پر قبضہ کرنے کی نہ دلچسپی ہے اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے

ہمیں فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عاجزی، پیار اور محبت پھیلانے والے ہیں۔ ہم اس نبی کو ماننے والے ہیں جو دنیا کو خدا سے دور دیکھ کر بے چین ہو جاتا تھا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۸؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا:۔

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَایُرِیْدُوْنَ عُلُوًّافِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (سورہ قصص: ۸۴)

ترجمہ: یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ (اپنی) بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام تو متقیوں ہی کا ہے۔

وَجَحَدُوْا بِھَا وَاسْتَیْقَنَتْھَا اَنْفُسُھُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (سورہ نمل: ۱۵)

ترجمہ: اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے اُن کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے۔ پس دیکھ! فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: نیکی اور بدی، عاجزی اور بڑائی، امن ومحبت اور فتنہ وفساد وقتال اور بغاوت اور اسطرح بہت سی باتیں نیکی اور بدی میں ہمیں نظر آتی ہیں ۔ ان میں ایک حصہ رحمٰن خدا کا پتہ دے کر اس سے تعلق جوڑنے کی نشانی ہے تو دوسری شیطان کی گود میں گرنے والوں کا پتہ دیتی ہے۔ گویا یہ دو مخالف سمت میں جو نیکیاں کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے، شیطان ان سے روکتا ہے اور جن برائیوں سے خدا تعالیٰ روکتا ہے ، شیطان ان کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔

فرمایا: نافرمانی شیطان کی سرشت میں ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسطرح فرمایا ہے کہ شیطان یقیناً خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے اور شیطان کے پیچھے چلنے والے یقیناً خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آتے ہیں۔ لڑائی سے بچنے والے رحمٰن کے بندے اور فساد کرنے والے شیطان کے بندے ہیں۔

فرمایا: پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ بدقسمتی سے یہ ملک آج ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں یرغمال بن چکا ہے جن کا خدا تعالیٰ کے ان احکامات سے جن کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، دور کا بھی واسطہ نہیں اور جس کا نتیجہ آگوں اور مختلف قسم کی قتل و غارت کی صورت میں نظر آرہا ہے اور پورا انظام ہی ان فسادیوں کے رنگ میں رنگین ہو چکا ہے۔

پاکستان بننے سے لیکر آج تک خلفاء احمدیت سیاستدانوں اور عوام تو اسطرف توجہ دلاتے رہے کہ ہمیشہ اس طبقہ سے ہوشیار رہو جو کسی بھی صورت میں مذہبی شدت پسندی کی طرف ملک کو لے جانا چاہتا ہے۔ عوام کو اپنی کم علمی، معصومیت اور اسلام سے محبت کی وجہ سے ان شدت پسندوں کی جکڑ میں آتے گئے پھر غربت وافلاس نے ان کو سوچنے کا موقعہ نہیں دیا اور سیاستدان اپنے مفادات کی خاطر مذہبی جبہ پوشوں سے معاہدے کرتے رہے یا ان کو اس حد تک آزادی دے دی کہ اب سیاستدانوں کے خیال میں بغیر اُن کے اپنی سیاست میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

فرمایا: جانتے بوجھتے ہوئے ان نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں کو اہمیت دیکر پاکستان میں لاقانونیت کے حالات پیدا کر دئے گئے ہیں جو روز بروز بڑھتے جارہے ہیں۔ سِوِل انتظامیہ مجبور ہے اور رینجر اور فوج کی بھی ان شدت پسند تنظیموں کے سامنے جدید ہتھیاروں کے لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں ۔ یہ حالات دیکھ کر ایک احمدی کا دل بے چین ہو جاتا ہے لیکن کچھ نہیں کر سکتا۔ ہر پاکستانی احمدی کا فرض ہے کہ اپنے ملک کیلئے دعا کرے، خواہ ہمارے پر ہر طرح کا ظلم روا رکھا جائے۔ اس خوفناک صورت حال سے اس ملک کو صرف احمدی کی دعائیں ہی بچا سکتی ہیں۔

فرمایا: ہمیں نہ تو پاکستانی حکومت کے سیاسی معاملات سے دلچسپی ہے اور نہ ہی دنیا کی کسی اور حکومت سے ۔ ہر ملک کے احمدی کو اپنے ملک کو دنیا کے ملکوں میں نمایاں طور پر دیکھنے کی خواہش بھی ہے۔ اور اس کے لئے وہ کوشش اور دعا بھی کرتا ہے اور کرنی چاہئے ۔ ہر احمدی اپنی ذاتی حیثیت سے اپنے ملک کی سیاست میں حصہ بھی لیتا ہے اور اپنے ملک کی بہتری کیلئے اور تعمیر و ترقی کیلئے اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے لیکن جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت اور خلافت احمدیہ کو کسی ملک اور کسی حکومت پر قبضہ کرنے کی نہ دلچسپی ہے اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق نے جو راہ دکھائی ہے وہ مادی ملکوں کے حاصل کرنے کیلئے نہیں ہے بلکہ روحانی بادشاہت کے حصول کیلئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا تاج ہے جس کا حصول ہمارا مقصود ہے۔ فرمایا: جب بھی اور کسی بھی حکومت وقت کو ملک کی تعمیر و ترقی و بقا کیلئے مشوروں اور قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جماعت احمدیہ نے حصہ لیا اور حصہ لیتی ہے۔

فرمایا: ہماری بے چینی ملک کی بقا اور عوام کی بہتری کیلئے ہوتی ہے اور یہ ہمارا عمل اس تعلیم اور اس اسوہ کی وجہ سے ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا اور جس اسوہ پر عمل کرنا خدا تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ اسوہ پیش کیا کہ اپنے دکھوں کو بھول کر انسانیت کی خدمت کرو۔ کسی اجر کے لئے نہیں بلکہ احسان پیار ایتاء ذی القربیٰ کے جذبہ کے تحت کیونکہ اھل وطن بھی قرابت دار ہیں۔ فرمایا: دکھ اگر غیروں کو بھی پہنچے تو سعید فطرت پریشان ہو جاتے ہیں اور اگر قرابت داروں کو پہنچے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بے چین نہ کرے۔ فرمایا: ہمیں فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے عاجزی پیار اور محبت پھیلانے والے ہیں، ہم اس نبی کو ماننے والے ہیں جو دنیا کو خدا سے دور دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے۔

فرمایا: ہمیں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں سے ہمدردی ہے کہ یہ آپ کا پیغام سمجھ کر آپ کے مسیح و مہدی کو مان لیں، اس دنیا میں بھی آفات سے بچ جائیں اور اگلے جہان میں بھی اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں۔

فرمایا: گزشتہ کئی سالوں سے خطبات و تقریروں میں بتا رہا ہوں کہ زلازل اور طوفان اور آفات گزشتہ ایک سو سال سے شدت اختیار کر گئے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی تائید کا ثبوت ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا واضح بتایا ہے کہ اللہ نے مجھے فرمایا ہے کہ یہ زلازل اور طوفان میری تائید میں آئیں گے۔ آپؑ کی زندگی میں بھی آئے اور آج تک یہ الٰہی تائیدات کا دور چلتا چلا جارہا ہے۔ فرمایا: جو نقصان باقی دنیا کی طرح پاکستان میں بھی ہو رہا ہے، وہ ظاہر و باہر ہے۔ ہر احمدی جانتا ہے کہ یہ آسمانی اور زمینی آفات جو دنیا میں آرہی ہیں، مسیح موعود کی تائید میں ہیں ۔ کاش! دنیا اس کو سمجھ جائے۔ یہ عذاب جو دنیا میں آتے ہیں، ہمیں بے چین بھی کر دیتے ہیں کہ اگر دنیا نے خدا کے اشاروں کو نہ سمجھا تو بڑی تباہی بھی آسکتی ہے۔

فرمایا: اس بے چینی میں پھر ہمارا رُخ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف ہوتا ہے جو دنیا کی اصلاح اور ان کو بچانے کیلئے اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے۔ فرمایا: پاکستان میں میڈیا والے اسے خدائی عذاب کہہ رہے ہیں لیکن دینی رہنما کہتے ہیں یہ عذاب نہیں ہو سکتا کیونکہ عذاب خدا کے نبیوں کے ساتھ آتا ہے۔

فرمایا: خدا کیلئے مسیح موعود کی بات بھی سنو! خدا کے مسیح کا پیغام گزشتہ سو سال سے تمہیں ہوشیار کر رہا ہے ۔ ہر آفت جو دنیا میں آتی ہے، ہمیں بے چین کرتی ہے کہ یہ آئندہ کسی بڑی آفت کا پیش خیمہ نہ ہو۔ فرمایا: پاکستان کی حالیہ تباہ کاریوں میں بھی احمدیت نے بلالحاظ مذہبی عقیدہ فرقہ کی تفریق کے ہر طرح سے مدد کی ہے۔

فرمایا: ان نام نہاد مذہبی ٹھیکیداروں کا رویّہ مخالفانہ اور ناپسندیدہ ہے۔ جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے اللہ کے فضل سے ہر احمدی کو جماعت نے سنبھالا ہے اور بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ خدا تعالیٰ احمدی کو بے سہارا نہیں چھوڑتا ، ان کا انتظام تو ہو گیا لیکن اپنے آپ کو اسلام کا نمائندہ کہنے والوں کی بدفطرتی کا پتہ چل گیا۔

فرمایا : یہ طوفان اور سیلاب لاہور میں ہماری مساجد پر حملہ کے بعد آئے جہاں ظلم و بربریت کی ہولی کھیلی گئی۔ اس تناظر میں دیکھیں تو جماعت احمدیہ کا بلند کردار مزید نکھر کر سامنے آتا ہے کہ باوجود یہ ظلم سہنے کے اپنے ہم وطنوں کو پریشان دیکھ کر جماعت فوراً مدد کیلئے آگے آئی۔ جماعت کے افراد کی قربانی کی قدر اور بھی بڑھتی ہے، جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری مسجدوں میں شہید ہونے والوں کے گھروں میں اس وقت جبکہ گھرو ں سے ابھی جنازے بھی نہ اُٹھے تھے بعض جگہ محلے والوں کی طرف سے مٹھائی پہنچی کہ لو اپنے شہیدوں کی خوشی میں مٹھائی کھاؤ۔ فرمایا: اس سے بڑا مذہبی اور اخلاقی دیوالیہ پن کا اور کیا اظہار ہوگا جو قوم کے بعض لوگوں کا مولوی نے کر دیا ہے......؟ لیکن احمدی کا بلند کردار ان حالات میں بھی پہلے سے بڑھ کر اپنی شان اور چمک دکھلاتا ہے۔ ان حالات میں بھی جماعت بلا تخصیص ہر ایک کے پاس گئی اور مدد پہنچائی۔ یہ ہے وہ حقیقی اسلام کی تصویر جو آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر کرتی جائے گی۔

فرمایا: جماعت دنیا کے ہر خطے میں اپنے ایسے اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہے۔ حضور انور نے انڈونیشیا میں احمدیت کی مخالفت اور عوام کی شرافت کا ذکر کر کے فرمایا کہ احمدی تو ہر حال میں دنیا کو ہلاکت سے بچانے کیلئے کوشش کرتا ہے اور اس نے کوشش کرنی ہے۔ زمانے کے امام کا پیغام پہنچا کر اور دعاؤں سے بھی اپنی کوشش کرنی ہے اور ہمارے ان اخلاق کو کوئی ظالم ہم سے دور نہیں کر سکتا۔

فرمایا: ہمیں ہمیشہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان